



# پہنچی لوچسان بائی اسیلی کارروائی اجلاس

متعینہ چھارشنبہ موزخہ ۲۱ جون ۱۹۸۹ء مطابق ۱۷ ذیقعدہ ۱۴۰۹ھ

نمبر شمار	مہندر جات	صفحہ
۱	تمادت قرآن پاک و ترجمہ۔	۱
۲	سوالات اور ائمہ کے جوابات	۲
۳	اسیلی اجلاس کے دوڑان پریس گیڈر کی تشکیل۔	۳
۴	رخصفت کی درخواستیں	۴
۵	بیٹے بیت سال ۱۹۸۹ء ۹۰ پر حامی بحث	۵

# چو جھی بوچان صوبائی اسمبلی کا نواں / بچٹ اجکس

مو رخہ ۲۱ جون ۱۹۸۹ء بھٹاپنی ۱۶ ذیقعده ۹۷ھ برج بردار چار سینہ  
ذخیرہ صدرت اس پیکر جناب محمد اکرم بوچٹ صحیح درجیہ صوبائی اسمبلی  
حال کوئٹہ میں منعقد ہے۔

تلادت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولوی عبد المتنیت اخوندزادہ

اعز بالله من الشیعین النژیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم -

اَفَنْظَمُوْنَ اَنْ يَوْمَ مُولِكٍ وَقَدْ كَانَ فِي لِقَاءِ مِنْهُمْ مِنْ حِلٍّ  
وَكَلِمَاتِ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ حِلٍّ فِي كُلِّ الْعَالَمِينَ وَمَنْ يَعْمَلْ مَا شَاءَ فَوْلَهُ وَهُمْ لَيَلْمِزُونَ  
وَلَذَا الْعَوَالِيَّنَ اَمْوَالَ الْمُرْسَلِينَ اَمْ اَنْهَاكَ اَخْلَاقَ  
بِهِ عِنْدَ رَبِّهِمْ مَا فَلَّا تَعْلَمُونَ هُنَّ الَّذِينَ يَعْلَمُ مَا لَمْ يَرُونَ وَمَا لَيَعْلَمُونَ هُنَّ

ترجمہ ہے۔ یا تم شدید خواہش اور توقع رکھتے ہوئے یا توگ ایمان لے آئیجے جن میں ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ کے علم رکھتے ہوئے  
یا یہ کسی باوجود راستے بندوں لئے کامیابی کر دیتے ہیں۔ ایں ایسا نہ سمجھتے ہیں تو کہتے ہیں یہ جو جانشی زدے ہیں اور جب تک  
میر ایک شرک سے ملنے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ مدد از کردا پڑکتا ہوئے کہ وہ ہمیں کیوں پہنچا تے ہمیں کام علم تھیں خدا کے  
وابستے ہیں جو اپنے باطن وہ تھا رے مقابیے میں تھا رے رب اے ساتھے بطور جنت پہنچ کریں گے۔ اے یا جان والوں  
کیوں نہیں جانتے کہ اللہ ان کے ظاہر و باطن سب کو پر عطا رہ جاتا ہے۔ مارسلہ مل من اربعہ الہدی

## سوالات اور ان کے جوابات

### پنجم۔ ۱۰۔ سردار چاکر خان ڈو مکی

بنا دیتے ہیں اپنا تھام و بر قیات از رہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ -

لپیٹر آباد اور سبھا ڈویشن کے ستن کم تھسیدن کے ہمیہ کو اٹھنے اور دیا ہوں تو بھلی فراہم کی گئی ہے نیز بھلی کی لائگن کے قریب واقع بعد دیا ہوں کو بھلی فراہم نہ کرنے کی وجہات بھی تباہی جائیں -

### سید عبدالرحمن آغا۔

درزیر آبپاشی و بر قیات۔ لپیٹر آباد اور سبھا ڈویشن کے مندرجہ ذیل دیا ہات اور

ٹھسیدن کو بھلی فراہم کی گئی ہے -

(۱) بسی ڈویشن

۱: ڈسٹریکٹ انسپکٹر } بھلی مہیا کی گئی ہے -  
سوئی }

(۲) کوہلو ایجنسی

کوہلو } بھلی مہیا کی گئی ہے  
میونڈ }

کا ہان : مقامی بھلی گھر کے ذریعے بھلی مہیا کی جا رہی ہے -

۳ زیارت : بھلی مہیا کی گئی ہے -

### (ب) لہی آباد ڈویٹ لفٹ

ا: کچھ ڈسٹرکٹ

ڈھاڑک  
لہڑی کے بجلی مہیا کی گئی ہے۔

گندھادا: مقامی بجلی گھر کے ذریعے بجلی مہیا کی جا رہا ہے۔

### سردار چاکر خان ڈو مکی

خاب والا میرے سوال کا جواب ادھورا ہے ذریعہ صاحب ذرا غور سے پڑھیں  
جن گاؤں کو بجلی دی گئی ہے ان کے نام ہم نہیں میں اس سوال کے جواب سے مطلع ہیں  
ہوں وزیر صاحب میرے پورے سے سوال کا جواب دیں۔

### وزیر آپیاشی ویرقیات

خاب آپیاشی! محترم رکن نے تو کسی محفوظ دیباہتوں کے لئے ہمیں پوچھا ہے اگر وہ  
دیباہتوں کا نام تیا دیں تو ہم ان کو بجلی سے متعلق تفصیل دے دیں گے۔ میرے دفتر  
تشریف لے آئیں میں وہاں بتا دیں گا۔

### سردار چاکر خان ڈو مکی

ا: جناب والا چونکہ ایوان میں سوال پیش کیا گیا ہے

اسلمہ ایوان میں جواب دیا جائے کہ کوئی علاقوں کو بجلی دی گئی ہے

### وزیر آپیاشی ویرقیات

اس جواب میں کچھ تفصیل دی گئی ہے اگر زیر میزورت پڑھے تو تفصیل ہم

بعد میں ہیا کر سکتے ہیں۔

### سردار چاکر خان ڈومکی۔

آپ ایوان میں اسکی تفصیل پیش کریں کوئی اور دن مقرر کر دیں ٹری مہربانی

ہرگی زیر آپا شی و بر قیات - ٹھیک ہے۔

جواب اپیکرے۔ اگلا سوال۔

### نمبر ۸۲۔ سردار چاکر خان ڈومکی۔

لیا فریہ آپا شی و بر قیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے / تھیم آب سٹیٹ فیدر / خانواہ فیدر ندی لہری کے سپل کا اپنے ہر سال ستم سیالاب میں لوٹ بھوٹ جاتا ہے اور اسے دوبار بنا نے پر ہر سال محکمہ ایمیگشن لاکھوں روپے خرچ کرتا ہے۔

ب۔ اگرہ جزء (الف) کا جواب ثابت ہے تو اس کی وجہ کیا ہے۔ نیز سال ۱۹۵۸ء ۸۹-۸۸ کے دوران مذکورہ اپنے کم رہنمای اور ریکٹ و ریخت بہ آخر اجات کی مکمل تفصیل بھی دی جائے۔

### وزیر آپا شی و بر قیات۔

(۱) تھیم آب سٹیٹ فیدر / خانواہ ایک سیالا ب آپا شی کا منصوبہ ہے اور سیالا ب کے بعد کسی بھی آپا شی کے منصوبے کے ویر / سل فے کے اپنے کو تھوڑا اپتھ لفچان

پہنچا معمول کی بات ہے جن کی سیلاب کے بعد مرمت و درستگی کر دی جاتی ہے۔

(ب) جیساکہ جزہ (الف) میں بیان کیا گیا ہے کسی بھی آب پاشی کے وزیر/سپل وے کے ایپرن کو تھوڑا بہت نعمان پہنچا معمول کے مطابق ہے موجودہ تقیم آب سٹیٹ فیڈر خانزادہ کے سپل وے کے ایپرن کی مرمت کی تفصیل صب ذیل ہیں۔

<u>خانزادہ</u>	<u>ماٹے واہ</u>	<u>سال</u>
۱۱۰۲۸/-	۷۸۹۶۵۸/-	{ ۱۹۷۸-۷۹ ۱۹۷۹-۸۰
۸۹۳۸۹/-	—	۱۹۸۱-۸۲
۶۵,.../-	—	۱۹۸۲-۸۳
۲۶۴۹۶۳۶	—	{ ۱۹۸۳-۸۴ ۱۹۸۴-۸۵
۱۹۸۴۶۸۸/-	—	۱۹۸۵-۸۶
۱۱۰۱۷/-	—	۱۹۸۶-۸۷

### سردار چاکر خان ڈومنکی۔

خاناب اسپیکر وزیر چاکر خان ڈومنکی سے تھوڑا سے ٹوٹا ہے اس کو بنا دیا گیا ہے اس مرتبہ ڈوٹا ہے۔ اور دس مرتبہ بنادیا گیا ہے کیا یہ محکمہ کی نیک ناتھی ہے لاکھوں روپے اس پر خرچ ہر رہے ہے۔

### وزیر آب پاشی و برقیات۔

محکمہ ان شکایات کو بھی دور کر دے گا، اس سلسلہ میں ہمارا محکمہ پوری طرح

سے کوشش کر رہا ہے۔

### خطاب اپیکٹر -

اگلا سوال مولانا فیض اللہ اخوندزادہ حباد کا ہے۔

### ب۔ ۳۳. مولانا فیض اللہ اخوندزادہ

کی وزیر آپاشی و بر قیات ازراہ کرم مطلع فرمائی گئے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکمر آپاشی و بر قیات میں ٹھیکیداروں سے فیصلہ (decision) کیشن یا جاتا ہے۔ جو ایک غیر شرعی غیر ایمن اور غیر قانونی فعل

ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس غیر قانونی فعل کو فوری طور پر نہ کر نے کے لئے اقدامات کرے گی۔

### وزیر آپاشی و ترقیات۔

(ا) جانشید میں آیا ہے حکمر میں کیشن کا غیر قانونی روانہ عرصہ دراز سے بلکہ انگریزی حکومت کے دور سے درشتے میں چلا آ رہا ہے، اور معاشرے کے درسرے طبقات کی طرح اس حکمر میں بھی یہ بیانی جاتی ہے۔

(ب) حکومت اپنے تمام خلوص اور دیانت داری کے ذریعے کوشش کر رہی ہے کہ اس غیر قانونی فعل کو جتنا بھی ممکن ہوئے ختم یا کم سے کم کرایا جائے۔ بہر حال اس سلسلہ میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ہمیں تمام محاول کو بدلتے کی ضرورت ہے۔

اور بے بُرھ کو عوام کے تعاون کی فروخت ہے ابھی ہماری حکومت نے تمام  
اے۔ ڈی۔ پی پر ۲۵ فیصد کٹوٹی لگاتے کوہا ہے جو کہ گھیٹ کے خاتمہ کے لئے  
کافی ہو سکتا ہے۔

## جناب اسپیکر۔

### بُخ. ۳۔ میر جان محمد خان جمالی۔

کیا ذمہ آپا شی و بر قیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہیر و گن پروجیکٹ کے سیم نالہ کا پانی کیڑھر نہ میں ڈالا  
چاہا ہے جس سے تحقیق اور ستھن کی زرعی زمین بروح طرح متاثر ہو رہا ہے اور  
گذشتہ سالہ آٹھ سالوں میں وہاں کی زرعی پیداوار گھٹ کر آمد ھی رہ گئی ہے۔  
نیز لوگوں کی بیانی پر پیٹ اور گردوں کی بیماریوں میں متبدل اور مویشیاں ہلاک  
ہو رہے ہیں؟

اب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو یہ حکومت تحقیق اور ستھن  
کی زرعی زمین کو تباہ کے پچانے اور سیم نالہ کے پانی کو منچھر جیل تک پہنچانے کا  
کوئی انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور ہاں تو اس منصوبے پر کب عمل درآمد  
کیا جائے گا۔

### فرمایا شی و بر قیات۔

(الف) جان یہ درست ہے ہیر و گن ڈرینج کے سیم کے پانی کو کوئی متبادل انتظام نہ

ہونے کے سب کی رکھر نہ میں شمل کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے اس علاقہ میں زرعی پیداوار متاثر ہر نیکا شکایات موصول ہو رہی ہے۔ نیز عالم کی طرف سے پانی کے ذائقہ میں تبدیلی اور پیٹ کی بیماریوں کی بھجاشکایات موصول ہوتی رہتی ہے چونکہ پاکستان میں بکاہی آب کے منصوبہ جات کی ذمہ داری و فناہی حکمران پڑا پر عائد ہوتی ہے اس لئے صوبائی حکمران پاشی بلوچستان والپاکوی شکایات پہنچتا رہتی ہے جبکہ حکمران پاکستان نے ہر دفعہ یہ رپورٹ دی کہ کیر رکھر نہ کے تقاضی معاکنے کے بعد وہ اس غیرجی پہنچتے ہیں۔ کہ کیر رکھر میں سیم شاخ کے پانی کی ملادٹی کے باوجود بھجاشکایر نہ میں نکیات کی مقدار اتنا ہوتی ہیں کہ وہ انسان اور نرگیز استعمال کے لئے نفقات دہ نہیں۔

(ب) اس مسئلے سے نجات کا واحد حل دریائے سندھ کے دایین کنارے کی نکایت آب کے غلیم منصوبے میں ملتی ہے جس پر لاگت کا تجھیہ لقریباً اس ارب روپے ہے دریائے سندھ کے دایین کنارے کے غلیم منصوبے پر جبکہ محل شروع نہیں ہوتا اس وقت تک اس کے سوا اور کوئی پارہ نہیں کہ ہر دین سیم شاخ کا پانی کیر رکھر میں جاتا ہے ہر حال ان مہینوں پڑے نیڈر نہ کے تو سیع سے منصوبے کا بغور جارہ لینے کے بعد ایک عارضی تجویز پیش کی جس پر پٹ نیڈر کے پڑے منصوبے کے ایک حصہ کا سور پر خلدر آمد ہو گا۔ اس عارضی منصوبے کے مطابق سیم شاخ کے پانی کو مارچ تا جون کے چند مہینوں میں جبکہ اس میں نکیات کی مقدار بتاڑیا ہوتی ہے کچھ ناقابل کاشت نشیبی ملادتوں میں، جصل کی شکل میں جمع کیا جائے، تاکہ وہ دوران سال بعد آہستہ آہستہ نجاتات کی شکل اختیار کر سکے۔ پٹ نیڈر نہ کے منفوبے کے اس حصہ پر آئندہ چند سالوں میں علدر آمد شروع ہو جائیگا۔

میں معزز مہربن اسمبلی کو یقین دلاتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو اس کے خدشات کا پوری طرح احساس ہے اور یعنی وفاqi حکومت پر نزور ٹالتے رہیں گے کہ وہ دریافت سندھ کے دایین کنارے کے عظیم منصو ہے آب نکاسی پر جلد از جلد عذر آمد کرے۔ جس میں اس مسئلے کا حل اور مکمل حل ملتا ہے۔

### **میر ظفر اللہ خان جمالی -**

جناب اسپیکر۔ اس صوبے اور عوام کے مقاد میں ہے کہ اس مسئلہ کو حل کیا جائے۔ اس کے متعدد وزیر متعلقات یقین دہانی کراچی کے تھے۔ لیکن آف دیواری اس کی یقین دہانی کراچی میرے خیال میں یہ ایک گھبیہ مسئلہ ہے۔ اسکو حل کیا جائے ایک بھی بناجاتی جو اس مسئلہ کا جائزہ لیتا۔ تاکہ اسکا حل مل سکے۔

### **میر محمد صادق عمرانی - (ضمنی سوال)**

جناب والا! اس وقت میر ظفر اللہ میں کتنے کیوں سوک پانی پل سزا ہے؟

### **وزیر آب پاشی و برقيات - دو ہزار پانچ سو کیوں سک -**

### **تواب محمد اسلم ریسیانی -**

جناب اسپیکر! ایک بات میری سمجھ میں نہیں آتی کیونکہ وزیر صاحب کے لفکول اگر لفڑیں محال انکو کھڈا مل جاتا ہے جس تعداد نمکیات وغیرہ کا پانی ڈالیں گے۔ میرے خیال میں تو وہاں ایک نمکیات کی ایک حصیل بن جائے گی ججز میں داروں کے لئے

نئے سائل اور مشکلات پیدا کرے گا۔ جنکہ وہ فرماتے ہیں انہیں نمکیت کا پانی بخارات بن کر اٹھا دیں گا۔ وزیر صاحب اسکا درضاحت فرمائیں گے۔

### جناب اسپیکر۔

یہ تو سائنسی ذریعت کا سوال ہے۔ وزیر صوصوف اسکا جواب نہیں دے سکتا۔

### میر محمد صادق عمرانی۔

جناب اسپیکر میں پہلے بھی عرض کیا میرا صمنی سوال یہ ہے کہ وزیر صاحب نے فرمایا کہ دونوں رپانچھ سو کیوں کس سندھ سے آ رہا ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ سیم لائن میں کیا تقریب سے کتنا دالا جا رہا ہے؟

### وزیر آپا شی و برقيات۔

یہ کوئی اضافی سوال نہیں ہے۔

### میر طفر اللہ خان جمالی

جناب دالا! تقریباً ساری روپے تین سو کیوں سیٹانی دیا جاتا ہے راگہ وزیر صاحب صاحب کو تسلی نہیں ہے وہ پتہ کر سکتے ہیں۔

### میر جان محمد خان جمالی۔

جناب دالا! میری گزارش ہے کہ یہ گھبیر مسئلہ ہے سوالا کھل لوگوں کا معاملی

مسئلہ ہے۔ اسلامیت و فناق سے بھی ہے جس طرح پچھلے دوں بھی میں نے کہا تھا وزیر موصوف اسلام آباد گئے تھے۔ انہوں نے وفاقی وزیر سے بھی ملاقات کی تھی اور اس سلسلے میں بات کی تھی۔

### وزیر آپیاشی و برقيات۔

جناب اپیکر۔ اس سلسلہ میں ہم نے بات ہنیں کی تھیں پہلے پاور کے باعے میں بات کی تھا اسکے مقابلے بھی آئندہ حضورت پر ٹوی تو بات کرہیں گے۔ ہم نے مرنے کیعنی شرطی گورنمنٹ کو بھیجا ہے۔

### میر جان محمد خاں جمالی۔

جناب والا! گزارش ہے کہ سیم کا پایا ہم سندھ گورنمنٹ سے لے رہے ہیں۔ اور ہم اس طرح خود زیر تحریر ہے ہمیں میر صفحہ سوال یہ ہے کہ اب تک کیسی بنتی جو قائدِ ایوان کو سپورٹ کرتی وفاقی حکومت سے ہمارے قائدِ ایوان ڈائیکٹ سر کے پیسے لا گئی اور فیصلہ کمرہ کے اس پر عمل در آمد کریں۔

### وزیر آپیاشی و برقيات۔

انشاء اللہ قادر ایوان جلد سے جلد فیصلہ کریں گے۔

### جناب اپیکر۔ اگلا سوال۔

## میر ظفر اللہ خاں جمالی -

(لطف سوال) خباب والا! وزیر موصوف کو پتہ ہونا چاہیے۔ کہ حیر دین  
نکالی آپ کا چار بج صوبائی حکومت کو مل چکا ہے اور اس وقت واپس اس  
کو دیکھ بھال اور نگرانی نہیں کر رہا ہے۔ جہاں تک یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ ٹرا  
منصوبہ ہے۔ جسے آری اور طی بھی کہتے ہیں (Right Bank out drain)  
ساکیٹ نیک آرڈر ڈرین کہتے ہیں۔ اللہ ہی بتیر جاتا ہے اس کا ایم پی اور مکمل نہیں  
بنا، وزیر صاحب نے فرمایا تھا کہ وہ جھیل بنائی گے وہ کس جگہ بنائیں گے۔  
وہ میر تھر سے پہلے بنائی گے پانی جمع کریں گے تو اس کا مسئلہ اندر وہی حصہ  
اور بیرونی حصہ میں رہے گا۔ یہ تو ہے حیر دین فیروزون توہ کیا وزیر موصوف فیروز لودھ  
کے بارے میں فرمائیں گے؟۔

## وزیر آپا شی و بر قیات -

خباب والا! فیروز کے متعدد جرضتی ہے تو یہ جھیل نشیبی علاقہ میں بنائیں

## میر ظفر اللہ خاں جمالی -

خباب والا! جہاں بھی نشیبی علاقہ ملا کر رہا ساڑھے پانچ ہزار سطح سمندر  
سے بلند ہے میر تھر نہ سطح سمندر سے صرف ہوا قٹ کی بلندی پر ہے لہذا  
جو جبی جھیل کا علاقہ یعنی گا ان ہی اراضیات پر ہے گا۔ جہاں کے لوگ ابھی چیخ پکار  
کر رہے ہیں۔ کہ جمیں سیم کی زد سے بچایا جائے۔ یہ جواب دینا کہ جہاں تک

مرضا ہوگی۔ جھیل بنا دیں گے۔ یا نشیبی علاقہ ہو گا۔ تو پھر اور پرواںے حصہ میں جھیل کیوں نہیں بنائے؟ اس کی کوئی ذکری تباہ کو شش ہونی چاہیے۔ اور ہمیں پڑھنے کا چاہیے۔ بر جھیل کو جگہ بننے گی۔ میں اس کو وضاحت چاہتا ہوں وحاصے بھالوں کی اراضیات ہیں جہاں پر لوگ اب بھا سیم زدہ ہیں۔ اور اس طریقے کی وجہ سے جنگ و پھار ہے مرف اتنا کہ دنیا کو جھیل بنا دیں گے تو آپ کیسے جھیل بنا دیں گے؟ کیونکہ ذاتی ملکیت پر تو آپ مسجد بھی نہیں بناسکتے ہیں۔ جب تک کے آپ اس کی اجازت نہیں دے تو اللہ تعالیٰ اسکا گھر ہے تو انہیں جھیل بنانے کوں دیگا؟ میری گذارش ہے کہ اس کا جواب اسکی میں دیں۔ جو سپلینٹری سوال کیا گیا ہے اس کا بھی جواب دیں تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ کلی ہمارے ساتھ کیا ہو گا۔

### دریں آبیاشی و بر قیات

جناب والا! اس سلسہ میں یہ کہو گا کہ ہم آپ حضرت کی رائے کو ترجیح دیں گے۔ اس کیلئے آپ ہمیں مشورے دیں۔ ہم اس پر عمل کریں گے۔

### میر جان محمد خان جمالی

جناب والا! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ایک ضمنی سوال کر دوں آپ نے جواب میں فرمایا ہے کہ واپس والوں نے اس کا تجزیہ کر دایا ہے کہ انسانی جان اور جانوروں کے لئے مفتر صحت نہیں ہے ایک پور رخود کیسے چوری کرنے کا میرا سوال ہے آپ نے میک آور کیا ہے کیا آپ نے خود اس کا تجزیہ کر دایا ہے۔

## وزیر آپا شی و بر قیاتی :

جناب والا! اس سلسلہ میں جو رپورٹ فراہم کی گئی ہے اس کے مطابق اگر آپ کو کوئی اور شکایت ہے تو آپ والڈا اور الوس سے پوچھ سکتے ہیں یہ اور سوال ہے کہ اذن خود اس پر معلومات کریں۔

## میر جان محمد خان جمالی :

جناب والا! اس کا پارچ ایریگشن ٹریپارٹمنٹ نے ٹیک اور درکر لیا ہے۔ اور یہ سلوپولائزنگ (Slow poisoning) کا چارچ ایریگشن ٹریپارٹمنٹ نے لے لیا ہے ہمیں مارنے کیلئے۔

## وزیر آپا شی و بر قیات :

جناب والا! اس معاملے پر ہم مزید معلومات حاصل کریں گے۔

## میر جان محمد خان جمالی :

جناب والا! جب آپ تیاری کر لیں تو ہمیں جواب دے دیں۔ ایک اور ضمنی سوال ہے کہ جب ٹک یہ عظیم خان دس ارب روپے دفاتری حکومت کا اس پر عمل ہو گا میں اسے عظیم خان کہہ رہا ہوں اس دوران ہم لوگوں کا کیا بندوبست کریں گے یہ ایک لاکھ چھوڑ سی ہزار ایکٹھے ہے سوال لاکھ سے نیادہ لوگ میں وہ کچھ میں نقل مکانی کر رہے ہیں یا کہیں اور جا رہے ہیں اس کا آپ کو کچھ پتہ ہے؟

## وزیر آپا شی و بر قیات :

جناب والا! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ہمارے صوبے کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں۔ اس

یئے آپ ہمارے ساتھ آئیں تاکہ ہم مرکز کے سامنے رہیں مرکز تودہ یہے بھی جاری اسکیوں پر خلدر آمد نہیں کر رہا ہے خدا کرے کہ مرکز کو ہمارے صوبہ پر یکھوڑھم آجائے ہم کو شش کرنیگے کہ مرکز کو بار بار یاد دہانی کرائیں۔

### میر ظفر اللہ خان جمالی:

جناب والا! کیا وزیر موصوف ہمیں یہ یقین دہانی کرائیں گے۔ جب کہ وزیر اعلیٰ صاحب پر کھ عرصہ پہلے ہمیں یہ یقین دہانی کر اچھے ہیں۔ اگر پہ متعلقہ علاقہ سے کوئی گیشی بنا دی جائے اور اس معاملے کا تفصیلی جائزہ لیا جائے۔ جو صوبہ اور عدام کے مقادیں ہوں۔ پھر اسکی یقین دہانی پڑھ رہی ہوں یاد نہیں متعلقہ کتابیں جناب یہ بڑا گھبیر مسئلہ ہے اس کا حل تباہی نکھلے گا۔

### جناب اسپیکر: اگلا سوال

### \*۔ ۳۸۔ میر جان محمد خان جمالی:

کیا وزیر آپا شد وہ بہ قیات انہ رہ کر م مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کیر مقرر ہر کی صفائی اور اس سے بہتر بنانے کے منصوبے پر کام ہو رہا ہے؟

(ب) اگر ہبڑو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس منصوبے پر اب تک کتنا کام ہوا ہے اور کس قدر فتنہ نہ ختم ہوئے ہیں نیز کیا حکومت اس منصوبے پر کام کی روخت سے مطمئن ہے تفصیل دی جائے۔

## ※ وزیر آپا شی و بر قیات؛

(الف) جی ماں! یہ درست ہے کہ کیر تھر نہر کی صفائی اور اس کو بہتر بنانے کے منصوبے پر کام کی خگلانی (Mile ۴۰۵ مل) کے سپرد کی گئی ہے۔

(ب) اس منصوبے پر اب تک باشناک درود پے خرچ ہو چکے ہیں اور ۲۰۲۵ فی صد کام ہو چکا ہے۔ کام کی رفتار مست ہے۔ جلد تکمیل کو کام کی رفتار تیز کرنے کی ہدایت دے دی گئی ہے۔ اُمید ہے کہ کام کی رفتار جلد بہتر ہو جائے گی

## میر جان محمد خان جمالی؛

جناب والا! آپ نے ہدایت کی کہ کام کی رفتار تیز کریں۔ ایسا نہ ہو کہ مو بخود رُو کی بیل گاڑی کی طرح ایسکی رفتار ہو آپ جنہوں کے ساتھ ساتھ ذرا دُنٹا بھی استعمال کریں۔ یہ بھی ضروری ہے۔

## وزیر آپا شی و بر قیات۔

اگر انہوں نے ہدایات پر عملدرآمد نہ کیا تو کریں گے۔

## میر ظفر اللہ خان جمالی۔

جناب اپیکر! وزیر موصوف نے فرمایا کہ دو شاہزادجیں پر سندھ کام ہو چکا ہے اور باشناک درود پے خرچ ہوئے ہیں۔ کیا وزیر معاہب بتائیں گے کہ اس منصوبے پر کل کتنی رقم خرچ ہو گی؟ نیز اسکی تکمیل پر کتنا عرصہ گئے گا؟

## وزیر آپاشی و برقيات -

جناب والا، اس پر کل چار کروڑ روپے لاکھ روپے کا خرچ آئیگا۔

## جناب اسپیکر ا

اگلا سوال بھی میر جان محمد خان جمالی صاحب کا ہے۔

## نمبر ۳۹ - میر جان محمد خان جمالی

کیا وزیر آپاشی و برقيات اور اکرم مطلع فرمائی گئی کہ

(ا) کیا یہ درست ہے کہ احمد آباد تھیل اوستہ خدا کے علاقہ کو محلی فرازی

کے سلسلہ میں اقدامات کئے گئے ہیں اور مرزا انصار مریضی مہیا کیا گیا ہے

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ مرزا انصار مر کو اب تک

نصب نہ کرنے کی وجہ بات ہیں۔ نیز اس سلسلے میں اب تک کیا

پیشہ نہ تھا ہمیں ہے۔ تفصیل بتائی جائے۔

## وزیر آب پاشی و برقيات۔

(الف) جی ماں یہ درست ہے کہ احمد آباد تھیل اوستہ خدا کو کوت فنڈ کے ذریعے

بھلی مہیا کی گئی ہے اور مذکورہ گاؤں میں ۵۵۶۷ میں دو مرزا انصار مر

نصب کئے گئے ہیں۔

(ب) مذکورہ گاؤں مرزا انصار مر نصب کر دیئے گئے ہیں چونکہ مذکورہ گاؤں میں

بمحی کو کچھت ٹرانسڈرمر کی استعداد سے زیدہ ہے اس لئے موجودہ  
ٹرانسڈرمر ناکافی ثابت ہو رہے ہیں، ہر حالاب ایک زائد ٹرانسڈرمر  
نصب کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ امید ہے کہ جلد ہی کام شروع ہو رہ  
جائے گا۔

### میر جان محمد خان جمالی: (ضمی سوال)

جناب والا! کیا واپس اجنس کا تعلق وفاقی حکومت سے ہے آپکی صوبائی حکومت  
کے ساتھ تعاون کر رہا ہے؟

### وزیر آپیاشی و بر قیات:

جی بلکل نہیں کر رہے بلکہ انہوں نے ہمارے کام میں مزید رکاوٹ ڈالنے  
کی کوشش کی ہے۔

میر جان محمد خان جمالی۔ جناب اسپیکر! وزیر موصوف نے خود تسلیم  
کیا ہے کہ یہ وفاقی محکمہ اسکے ساتھ تعاون نہیں کر رہا ہے اسکا نوٹس لیا جائے

جناب اسپیکر م- اکلا سوال یگم رضیہ رب صاحبہ کا ہے۔

## پیغمبرِ رب - ۶۶

سیاوز یہ آپا شی و بر قیات۔ از راه کرم مطلع فرمائی گئے کہ۔  
 (الف) کیا یہ درست ہے کہ کویت نڈھ سے زیر تکمیل بیکر مورخ ارگیشن  
 اسکیم پر ۰.۳ لاکھ روپے کی خیر قم خرچ کرنے کے بعد اس اسکیم کو منسوخ کر دیا  
 گیا ہے۔

(بع) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات ہیں ہے تو مذکورہ اسکیم کی اپاٹک منسوخی  
 کی کیا وجہات ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

## وزیر آپا شی و بر قیات۔

کویت نڈھ کے تحت بیکر مورخ اسکیم پر ۱۹۸۷ء کے شروع تک ۳ام سست  
 رفتاری سے چلتا رہا پھر ٹھیکیدار نے کام بند کر دیا، تب تک اس پر کوئی ۲۰، لاکھ  
 روپے خرچ ہو چکے تھے، کام بند ہو جانے کی وجہ سے ٹھیکہ منسوخ کر دیا گیا،  
 اکتوبر ۱۹۸۸ء میں دوبارہ اس کام کے ٹینڈر وصول کئے گئے، ٹھیکنگ اور دفتری  
 وجوہات کی بنا، پہ ٹینڈر کی معیاد کے دوران اس ٹھیکہ پر منظوری کے دستخط نہ ہو سکے اس  
 دہر سے منفرد شدہ ٹھیکیدار اب اس کام کو کرنے سے انکاری ہے لہکہ اس کام کے  
 لئے آئندہ لاکھ عمل کے بارے میں سوچ بچا رکھ رہا ہے۔

## پیغمبرِ رب - (ضمیم سوال)

جناب اسپیکر! میرا ضمیم سوال یہ ہے کہ ٹھیکنگ اور فنی وجوہات کی کچھ

نشریک کی جائستی ہے ؟ کس وجہ سے یہ لٹھک منور خ کیا گیا یہ آپا شما کی قابو  
ستاکش اسکم ہے جسکر فلاح کیا جا رہا ہے ۔

### وزیر آپا شی و بر قیات ۔

فلاح تو نہیں کیا جا رہا ہے ۔ دراصل وہ دو ٹھیکیدار تھے، یک مرد اور دوسرا موظف  
کام کا باہمی قبائلی تنازعہ تھا جس میں ایک آدمی مداری جنہے ٹھیکیدار کام کر رہا ہے اُسکے  
لئے ہم دو ششش کر رہے ہیں کوئی سهل طریقہ مکمل نہیں ۔

### بیکم رضیہ رب ۔

خاتم دالا ! دو ٹھیکیدار تھے پہلا ٹھیکیدار کام چھوڑ کر چلا گیا موسیٰ نبی میں  
جگڑ کے کی وجہ سے لیکن دسری بات جو انہوں نے کی کہ لیکنیکا اور دفتری وجوہات کی  
باد پر کام نہ ہر سکا۔ ذرا اسکی وضاحت کریں کہ لیکنیکا اور دفتری وجوہات کی ہیں ؟

### وزیر آپا شی و بر قیات ۔

اس بار سے میں ہم مزید معلومات حاصل کریں گے ۔

### مولوی محمد مصطفیٰ (وزیر تعلیم)

خاتم اسپیکر ! اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ ضمنہ سوال کے جواب میں لکھا ہوتا ہے  
وزیر موصوف اسکو پڑھتے ہیں، چونکہ وہ اپنامانی الفیروز بیان نہیں کر سکتے۔ لہذا میری  
گزارش ہے کہ انکو اپنی مادری زبان میں الفاظ ادا کرنے کی اجازت دی جائے کہ متعلمہ ۔

محبر صاحبہ ان اپنی مادری زبان میں ضمنی سوال پوچھ سکیں۔ کیونکہ سوال کا جواب بمحاجہ ذرا مختلف الفاظ میں ہوتا ہے مثلاً ثہرات، توهات، نکمات اور تہرات، وغیرہ جیسے الفاظ یہ تے ہیں۔ لہذا ان کا استعمال وہ اپنی مادری زبان میں کرے لہذا ایسی تکاذل ہے کہ اسیبلی میں مادری زبان استعمال کرنے کی اجازت دی جائے کم از کم مجھے اسکی اجازت دی جائے۔

### جناب اسپیکر۔

سب زبانوں میں یہ الفاظ آتے ہیں۔

### میر محمد صادق غفاری۔

جناب والا! جس طریق سے مولانا صاحب نے فرمایا کہ ہر کوئی اپنی زبان میں سوال بھجو کریں اگر مولانا صاحب یہ چاہتے ہیں تو وہ باقاعدہ محترم پیش کریں تو ہم ایمان میں ان کی حمایت کریں گے۔

### میر نظر اللہ خان جمالی۔ (پرنسٹن آف آرڈر)

جناب اسپیکر! یہ سبب ہے اگر ہر ایک اپنی بولی بولنا شروع کر دے تو کس کی سمجھ میں ہو گی؟ یہ دوسری بات ہے کہ بولنی ملک اور شوریہ حرام، میرے خیال میں یہ تفرقة پھیلانے کی سازش نہیں ہوتی چاہیتے۔

### مولانا غلام مصطفیٰ وزیر تعلیم۔

جناب والا! یہ پہلے سے تفاوت رائے ہو چکا ہے مغز اسپیکر صاحب نے

اجازت بھی دی ہے کہ ممبر انی زبان میں تقریر کر سکتے ہیں۔ کئی ممبران تقریں کہ پچھے ہیں جو ضمنی سوالات ہوتے ہیں۔ تو مجھے حکم ازکم اجازت دی جائے۔ کہ میں اپنی زبان میں اسکی وضاحت کر سکوں۔

### سردار شاہ اللہ ذہبی -

جناب والا! میں مولانا صاحب سے یہ کہتا ہوں کہ اگر ہم بلجھے میں یا برداہی میں کوئی سوال یا تقاریر کریں گے تو ہمارے پڑھان فذر اور پیٹھے ہم لئے ہیں۔ وہ کیسے سمجھ سکتے ہیں؟ دوسرے لوگ کیسے بات کو سمجھیں گے۔؟

### جناب اپنے کمر -

زبان استعمال کرنے کے بارے میں ب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ایلان میں افران اور ہمان پیٹھے ہوئے ہیں وہ زبان استعمال کرنا چاہئے جو ان کی سمجھ میں بھی آئے یا ان بحث مباحثہ کا مقصد یہ بھی ہے کہ ب س کی سمجھو میں بات آئے اور پھر عمل ہوا اور اگر کوئی ایسا معاملہ ہو جو معزز ممبر نے بیان کر سکے تو اپنا زبان میں بھی بات کہ نے کی ابادت ہے جب وہ کسی اور زبان میں بیان نہ کر سکتا ہو۔

### وزیر قائم -

جناب والا! حکم ازکم مجھے اجازت ہو کرہ میں اپنے مکملے سے متعلق سوالات کے جوابات اپنی زبان میں دے سکوں۔

## جناب اسپیکر - (اگلا سوال)

### ب) سردار محمد خان باروزی

کیا ذریعہ آب پاشی و برقیات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ناطری ہمیڈ ورکس پر صبح دشام حکما نہ آب پاشی کے چکیدہ اور بیلیماروں کی موجودگی میں سورجہ ۲۸ فروری اور یکم مارچ کی دریافتی رات سرٹام ہی ناطری ہمیڈ کے شترر (Shutters) اٹھا کر سیوی آبی نہر کا پانی چوری کیا گیا ہے جس سے سیوی آبی نہر سے آب پاشا کرنے والے تمام زمینداروں کے فعلی نقصان کی صورت میں یہ پناہ خارہ پہنچا ہے ۔

(ب) اگر جیز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ بھا درست ہے کہ مذکورہ بالا اتنے بڑے واقع میں متعلقہ حکماء کوئی قدم نہیں اٹھایا ہے - نیز اگر جواب نفی میں ہے - تو یہ تباہ ہے کیونکہ واقع چوری یادشت گردی کا تھا - کیا زمینداروں کے نقصانات پر حکومت غور کرے گی اگر نہیں تو وہ جبلانی کا ہے ۔

### وزیر آب پاشی و برقیات

(الف) ناطری ہمیڈ ورکس پر سورجہ ۲۸-۲-۸۹ اور ۲۸-۳-۸۹ کی دریافتی شب چند نامعلوم افراد نے ناطری ہمیڈ ورکس کے گیٹ اٹھادیے جسکا وجہ سے ناطری نہر میں چار گھنٹے کے لئے پانی معطل رہا ۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ حکماء نے اس واقعہ کے بعد کوئی قدم نہیں اٹھایا ، حکماء

کے متعلقہ علاوہ مיעطل کر دیا گیا ہے اور فضیحہ انتظامیہ کو تمیر پر کیا گیا ہے کہ اس طبق کی مکمل تحقیقات کو کمکے ملنے والے کے خلاف کارروائی بیجا ہے۔ چونکہ پانی صرف چار گھنٹے کے لئے مיעطل ہوا تھا۔ اس لئے زمینداروں کو کوئی خاص لفڑان نہیں ہوا۔

یہ معزز رکن اسیلماً کو یقین دلاتا ہوں کہ محکمہ آپ پاشی سول انتظامیہ کی مدد سے اپنی پوچھ کو شش کرے گی کہ اس قسم کے واقعات کا اعادہ نہ ہو۔

## سردار محمد خان باروزی -

خانہ اس پیکر صاحب میں ہے پچھے تو سڑک سے وزیر موصوف سے یہ گزارش کروں گا اور میں یہ بھی ہمیں کہہ سکتا کہ وزیر موصوف کو محکمہ نے غلط اطلاع بھیم پہنچا ہے مگر جن لوگوں نے وزیر صاحب کے لئے یہ جواب کھا ہے ان کو بڑائے (Betray) کیا ہے اگر کہ اپس معاملے کے لئے کوئی کمیٹی نہاد دیتے ہوں۔ اور محکمے کے افران اور رکان اسیلماً اس معاملے کو جا کر دیکھوں یہ کہ ناطری ہی ہے اور کس کا پانی پیچے کی طرف چار گھنٹے تک تباہ رہا اور اگر آپ اس ایوان میں کمیٹی مقرر کر دے ہیں تو میں یہ بات ثابت کر سکتا ہوں کہ وہاں پافی مرثم ہی سے پہنچے دیا گیا اور صبح تک اس کا لوز ڈن نہ لیا گیا یہی سوال میں نے کہ ہے وہاں لیعریز کی لفڑی ہے محکمہ آپ پاشی کے چوکیدار ہیں اور بیل داروں کی کثیر تعداد موجود ہے کسی نے اس کا لذ لٹکی نہیں لیا اور وزیر صاحب اس افی سے یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ پافی صرف چار گھنٹے بہل ہے۔

اس جواب سے نہ میری تسلی ہوئی ہے اور نہ میری معرفت میرے حلقوں کی تسلی و شفی ہوئی ہے یہ پانی کا وہ وقت تھا

مارچ اپریل کا موسم تھا دن تدرے گرم اور رات ذرا گھنٹہ م ہوتی تھی۔ گدم کی ضمحلہ کو پانی کی اسٹد ضرورت تھی گندم خوشے پر آئی ہوئی سقی اور جتنا پانی دیں زمین جد بکرتی تھی یعنی پانی کے بے انہا ضرورت تھی اور پانی ساری رات نہی سے نیچے کی طرف بہتا رہا میں نہیں سمجھتا ہوں کہ وزیر صاحب نے اس کا صحیح جواب دیا ہے؟۔

دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حکومتی اس کا نزدیکی ہی نہیں یا ہے یہ لوگ کون ہیں۔ کس نے کیا اور بعد میں کن کو معطل کیا اور یہ واقعہ آج جس کو تین ہیئے گزر سکتے ہیں۔ تین ہیئے کے بعد ہم نے ہیں سنا ہے کہ کون بحال ہوا کون معطل ہوا و جو بات کیا تھیں زمینداروں نے درخواستیں دیں ان کے ساتھ کوئی اضافہ نہیں کیا گیا میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے یگزارش کر دیا کہ ہم تو شک آپنے رور ہیں اور اس شاک کو کبھی اٹھا لیو گے میں صرف یہ عرض کرننا چاہتا ہوں کہ آپ کو اپنے محلے پر مضبوط ہونا چاہیے۔ اور ہر قسم کی اشکایات کا خیال رکھا چاہیے۔ میں اس پر کوئی اور سفہی سوال نہیں کر دیا ۔

### وزیر آپا شی و بر قیات۔

جنا آپ والا جواب تفصیل سے دے دیا گیا ہے اس سلسلے میں ہم نے حکما نہ کارروائی کی ہے اور جن کے خلاف بات سننے آئی ہے ہم نے ان لوگوں کو معطل کر دیا ہے اگر آپ اس تفصیل جواب سے مطمئن نہیں ہے تو آپ میرے دفتر میں آ جائیں اور تفصیل سے بھا رجواب۔ آپ کو مل جائے گا۔

## جناب اسکیم۔

اگلا سوال بھی سردار محمد خان باروزی صاحب کا ہے۔

### نلا ۵۔ سردار محمد خان باروزی

کیا ذیر آپاشنا دبر تیاث از راد کرم مطلع فرمائیں گے۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ علاقہ بیکر، ذیرہ بگٹی میں کوت نند میں ڈھانی کروڑ کی لگت سے مرنج (Marange) آپاشنا کی اسکیم ذیر لغیر تھی۔

(ب) اگر جب (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ بھاجا درست ہے کہ مذکورہ اسکیم چھوڑ دی ہے۔ نزاگہ جواب نہیں میں تو اسکیم کی تغیر کرنے مراحل میں ہے تفصیل دی جائے۔

### ذیر آپاشنا ویرقیات۔

(الف) جیسا ہے درست ہے کہ علاقہ بیکر میں مرنج ہے آپاشنا کی اسکیم زیر تحلیل تھی مگر اس کی لگت ڈھانی کہ درج نہیں بلکہ دو کروڑ روپے تھی۔

(ب) مذکورہ اسکیم پر کام شروع کیا گی تھا، مگر دور انداز علاقہ ہونے کی وجہ سے اور چند مقامی مشکلات کی وجہ سے اس کام کا رختار نہایت سست رہی، اور پھر ٹھیکیندہ نے بھاگام بند کر دیا، محکمہ کی جانب سے مقدمہ بارہ بیانات کے باوجود ٹھیکیندہ کام دوبارہ شروع نہ کر سکا، تو ٹھیکہ کے معابرے کے تحت اس کا ٹھیکہ منسوخ کر دیا گی، اور اکتوبر ۱۹۸۸ء میں دوبارہ اس کے طینڈر وصول کے لئے ٹھیکیندہ اور دفتری ورجمرات کی نیا روپہ طینڈر کی میعاد کے دوران اس ٹھیکہ پر منتظری کے دستخط

نہ ہو سکے، جو کی وجہ سے منظور شدہ ٹھیکیا دراپ اس کام کو اورتے سے  
انکاری ہے ملکہ اس کام کے لئے آئندہ لاگہ عمل کے بارے میں سوچ پھر کر کے

### سردار محمد خان بار فرنی

خدا ب اسیک ! یہ سوال پہلے بھی مفترمہ رضی رب کی طرف سے آچکا ہے اور  
دریے موصوف سے ضمنی سوال کے سلسلے میں پوچھا گیا تھا کہ وہ کیا تکنیکی اور دفتری  
وجہات تھی کہ پینڈر پر مستخط نہ ہو سکے اور کتنے مشکل یہ کام تھا جو نہ ہو سکا حرف دستخط  
کرنے تھے آیا یہ اتنا مشکل کام تھا جو نہ ہو سکتا تھا دستخط پینڈر پر نہ ہو سکا اور یہ کام  
روہ گیا اور وزیر صاحب کو پریشان کئے بغیر درستحالت یہ پوچھنا پا ہا ہوں  
گے کیا اس کام کو ہمیشہ کے لئے تو نہیں چھوڑ دیا جائیگا ۔

### قریب آپا شی و بر قیات ،

یہ دونوں سوال ایک ہی نرعت کے تھے جن کا جواب بھی ملا جلا ہے ہم  
کسی ضمنی سوال سے پریشان نہیں بلکہ خوش ہوتے ہیں اور جہاں تک تکنیکی اور دکھری  
وجہات بھی تھیں اور وہاں پر قوی چگڑے تھے وہ اس پر کام پر رفاقت نہ تھے  
اس کام کو مچھوڑ سنئی دیا جائے ۔

### بیگم رضیہ رک

رمیرا ایک ضمنی سوال ہے جو کہ میں پہلے بھی نہیں کر سکی  
ہوں اور میری صحیح طرح سے تشغیل نہیں ہو سکی ہے جیسا کہ کہا جا رہا ہے کہ  
میں بھی مادری زبان میں بات کروں میں ہر زبان میں بات کر سکتا ہوں میرے لئے

خاص مشکل نہیں ہے میں ہر زبان میں بات کر کے ہاوس کو مطہن کر سکتی ہوں  
یہ اسکم جو ہے اس کی خیر قم باہر کی ایجنسی سے فنڈ کی صورت میں مانگی  
گئی ہے اسکے لیے اس طرح سے مال مطلوب کرتے رہے تو اس ایجنسی کو نقصان  
نہ ہو گا یہ اس علاقتے کو نقصان ہو گا جبکہ پر تقریباً دو ہزار ایکٹر اراضی سمیراب  
ہوگی، دہائی کے غریب لوگ جن کے پاس ۲۵، ۳۰ ایکٹر اراضی ہے یا زیادہ  
سے زیادہ ڈپٹری سو ایکٹر ارض کے ان حصوں کے کاشتکاروں کو نقصان ہو گا جن کی  
اراضی سمیراب نہیں ہوگی۔ کیا یہ فلم نہیں ہو گا کہ اس طرح سے مال مطلوب کرتے  
رہے۔ اس کے لئے آپنا ٹھیکہ دار لا میں کیوں لاہور سے ٹھیکہ دار لاتے ہوئیں کیا یہاں  
ٹھیکہ داروں کی کمی ہے رکودہ اس اسکم کو نہیں بناسکتے ہیں۔ اسکے لئے آپ کیا کرو گے  
ایں۔

## وزیر آپا شی و بر قیات۔

جنابے والا! ہمیں بھا اساس ہے کہ اتنی خلیہ رقم ضائع نہیں ہونی چاہیے۔  
یہ آپ کی بات صحیح ہے لیکن ہم اتنا زیادہ رقم ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ اور زانپی  
جیوں میں ڈالیں گے یہ یہاں پڑھو ہوگی۔

## میر محمد صادق عمرانی،

جنابے والا! کیا وزیر موصوف کے ذہن میں کوئی الیسا اسکم ہے کہ حکم ایجنسی کے  
کام ہر قیاں کے مقابی لوگوں کو دیئے جائیگے تاکہ لاہور والوں کو۔

## وزیر آپاٹی و برقيات،

اس بات پر عجم حکومت عندر کرے گی ہم اسکو دیکھیں گے۔

## جناب اسپیکر۔ اگلا سوال۔

### بنہ. ۱۰۳، مولانا محمد صادق عمرانی۔

کیا وزیر آپاٹی و برقيات ازراہ کشم مطلع فرمائی گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۱۹۸۸ کے دوران فلٹ تکبومیں سیلاپ سے سینکڑوں گھر تباہ ہو چکے ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو آئندہ سیلاپ کی تباہ کاریک ساتدارک کرنے کے لئے کیا اقدامات کر رہے ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

## وزیر آپاٹی و برقيات۔

(الف) یہ درست ہے کہ سال ۱۹۸۸ کے دوران فلٹ تکبومیں سیلاپ سے مقدمہ مکان کو نقصان پہنچا تھا۔

(ب) فلٹ تکبومیں سیلاپ کی ایک بڑی وجہ ماضی میں تکینتی لحاظ سے پڑ نظر کئے نامناسب تغیری سے شمالی جانب سے آنے والی تمام ندیوں کا راستہ رک گیا ہے۔ اور سیلاپ آجائے کی صورت میں سیلابی پانی پڑ نظر نہ کو توڑ کر وزیر آپاٹی رقبہ میں موجود دیہات و گاؤں کو نقصان پہنچاتا ہے، چنانچہ حکومت بلوچستان

نے اس کے تدارک کے لئے (NEOPAK) کے ذریعہ ایک تفصیلی جائزہ روپرٹ تیار کرانی  
ہے جسیکا ماہرین نے یہ تجویز کیا ہے کہ شمال سے آنے والی بڑی طبی ندیوں کو اور پر  
سے ہی روک کر ان کے پانی کو سیلا بآبپاشی کے لئے استعمال کیا جائے تاکہ پٹ نیڈر کے  
کے دامیں سنارے پر پانی کا دباؤ کم سے کم ہفڑا یہ برآں پٹ نیڈر کے دامیں سنارے  
کے ساتھ ساتھ ایک نار بھی کھودنے کی تجویز ہے۔ تاریخ میں اس میں مغرب  
کی طرف قبولہ نار میں خارج ہونے کے بعد اس مخصوص پر کی کل لاگت ۵ سکر ڈپٹ ہے۔ اور اس  
کو علی جامہ پہنانے کے لئے ایشیا می ترقیاتی بنیک کے ساتھ معاہدہ ہو چکا ہے، یہ طویل  
المعیاد منسوب ہے۔ جس پر اگلے پانچ سال کے دوران میں ہو گا۔

سیلاب سے ممکن تحفظ کے لئے پٹ فیڈر نہر کے دائمی کنارے کے کو اوپھا اور مضبوط کرنا بھاہیات ضروری ہے اور اس پر پٹ فیڈر نہر کے تو سیچی منصوبہ کے ایک حصہ کے طور پر ملکدر آمد کیا جائے گا۔

غوری اقدامات کے طور پر حکومت نے ۱۹۸۸ء کے سیلاب کے دوران بننے ہوئے تمام شکاف پر کمر دیئے ہیں۔ اور خطرہ والے مقامات پر پٹ نیڈر کے دایکھ کنارے کو بدل دیا گیا۔ مدد سے مضبوط بنایا جا رہا ہے۔ بہر حال یہ اقدامات غارصی نو خیت کے ہیں۔ سکھ کا حصی حل اول الذکر مفسود ہے کہ مغلی جامد پہنچانے پر منحصر ہے۔

میر محمد صادق عمران۔ (ضمن سوال)

جناب دالا؛ سیلا ب کی وجہ سے پٹ فیدر کی مرمت پر کتنی رقم ضریح کی گئی  
کے شکاف و غیرہ پر کچھ لگے ہیں۔۔۔۔۔

## وزیر آپ بیانی و بر قیات

جناب والا ! اس کی تفصیل ہم تے بھجو نہیں دی ہے بعد میں دیں گے ۔

## مدرس محمد صادق عمرانی ۔

جناب والا ! میر سوال تھا رہا پ کم ازکم وزیر موصوف سے کہیں کرو وہ ہمیں ملک نے  
کرے اور یہ کہ جو جواب ان کے پاس ہے اس میں اس سوال کا جواب نہیں ہے  
تو کم ازکم اپنی تیاری کر کے آنا چاہیے ۔ اگر خود تیار نہیں کر سکے تو کم ازکم اپنے یک گروہ  
سے ہی مشورہ کر لیں ۔ تاکہ وہ اپنی تیار کر کے بھیجیں ۔ بلہ مہربانی ان سے کہیں کام  
کا وہ ہیں صحیح جواب دیں ۔

## جناب اسٹینکٹر ۔

آپ بعد میں ان سے مل لیں وہ اس بارے میں آپ کو تفصیل تبادیں گے ۔

## مدرس محمد صادق عمرانی ۔

جناب والا ! ہم ان سے ایران کے فلور پہ لوچھا چاہتے ہیں ۔ تاکہ تمام ایکین  
اس بیکھ کو علم ہو اور اس کی تفصیل ہمارے سامنے آئے ۔

## وزیر آپ بیانی و بر قیات ،

آپ کا سوال اس پر ہے ہی نہیں تو ہم اس چیز کی تیار کر کے آیں ۔

اگر آپ نے یہ سوال کیا ہوتا تو ہم تیاری کر کے آتے ۔

### میر طفر اللہ خان جمالی ۔

جناب والا ! بڑی خوشی ہے جیسا کہ وزیرِ موصوف نے فرمایا کہ ہمیں عملی جامہ پہنانا ہے بہر حال ان کی مرغی بھائیوں سے پہنچی ذکر میسا تھا کہ پڑیں مدرسے کے دایکھ سنارے پر جہاں سے ندیاں آتی ہیں ۔ وہاں پر گیٹ بنائے جائیں وہ منصوبہ آپ نے تراک کر دیا ہے ۔ یا اور منصوبے پر عمل درآمد کریں گے ہے ۔

### وزیر آپ ساشی و برقيات ،

جناب والا ! ہمیں پچھلی حکومت سے شکایت ہے کہ انہوں نے حالات کو یہاں تک پہنچایا ہے اور یہ ہمارے لئے میمت بنتی ہوئی ہے جس کی انہوں نے ابتدا کی ہے ہم کو شش کر رہے ہیں ۔ کہ اسے پورا کریں اور یہ بھی کو شش کر رہے ہیں ۔ کہ اسے کس اور طریقے سے پورا کریں ۔

### میر طفر اللہ خان جمالی ۔

جناب والا ! بہر حال وقتِ اکسمیٹھ کی ضرورت ہے اگر سمجھیں آجائے تو طبیعی اچھی بات ہے ۔

### جناب اسپیکر ،

اب سوالات ختم ہو گئے ہم اب آگے چلتے ہیں ۔

## محمد صادق عمرانی۔

جناب والا ! میں نے سپیسٹری سوال کرنا ہے کیونکہ درمیان میں ظفر اللہ جمالی صاحب نے سوال کر دیا۔ تو میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر محکمہ ایری گیشن صحیح منصوبہ بندی کرتا تو اور لوگوں کے گھر تباہ نہ ہوتے وزیر موصوف یہ بتا یہیں کہ محکمہ ایری گیشن کی وجہ سے جن لوگوں کے گھر تباہ ہوئے ہیں۔ ان میں سے کتنے لوگوں کی مدد کی ہے۔

## وزیر آپ پاشی و برقيات۔

جناب والا ! وہاب تباہ ہے ؟

## مسٹر محمد صادق عمرانی۔

جنابے والا ! آپ کو اتنا بھی پتہ ہنسی کروہ کہ تباہ ہے ؟ تو پھر آپ سے سوال کرنا من سب نہیں، ولیسے جناب میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وزیر صاحب نے فرمایا تھا کہ یہ پانچ سال منصوبہ ہے، دایمی کناروں پر کام کیا جائیگا۔ اس سلسلہ میں پانچ سال مک انجی منصوبہ بندی پر عمل درآمد ہو گا۔ اس پانچ سال کے دوران تو ہزاروں لوگوں کے گھر تباہ ہو جائیں گے۔ میں وزیر صاحب سے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ اور اپنی کہنا چاہتی ہوں کہ وہ پڑھ فیڈر کے ضلع تھوکے لوگوں کا زندگی بچانے کے لئے فوری طور پر منصوبہ بندی کریں۔ ہر سال سیلاب آتا ہے ہزاروں لوگوں کے گھر تباہ ہوتے ہیں۔ یہ بات نہ ہوں۔ ایشیائی نہ کی وجہ سے اسی یہ پرہر رام دیا گیا ہے جب تک وہ اس پر عمل درآمد کریں۔ آپ نے اس سلسلہ میں کیا کیا ہے اور کیا اقدامات کئے ہیں؟

## مولانا عبد السلام، وزیر پلک ہمیتہ انجینئرنگ

جناب والا! ہمارے خلیل لورالائی میں ایر گینز کے کام میں دو منصوبے ہیں۔ ایک پر کام ۔۔۔ سال میں دو کام ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۱۸ فیصد خرچ ہے جو اسے وہ بھاگنا رکھ لے گئے۔ عوام کی زمینیں بھلی کی زد میں ہیں اس پر نظر ثانی کریں۔

## محمد صادق عمرانی۔

جناب والا! (پرانستھ آف آرڈر) مولانا صاحب چیز پر بول رہے ہیں۔  
کیا وہ ضمنی سوال پر یا پرانستھ آف آرڈر پر یا تحریک استحاق پر بول رہے ہیں۔

## جناب اپنے کمر۔

مولانا صاحب آپ تشریفی رکھیں ضمنی سوال وزیر موصوف سے تھا۔

## وزیر پلک ہمیتہ انجینئرنگ۔

جناب والا! ہم وزیر موصوف صاحب سے یہ کہیں گے کہ اس منفوبہ کو یہاں  
نہیں ڈالا گیا ہے۔

## جناب اپنے کمر۔

وزیر موصوف صاحب جواب دیں۔

## وزیر آپاشی وہ قیات

جناب والا : جہاں تک سیلا بون سے بچانے کا لعلت ہے یہ ایک بڑا منفوبہ ہے۔ ہم اپنی طرف سے اتنے دسائیں ہیں رکھتے اس کے لئے ہم مرکز سے رجوع کریں گے۔ اگر انہیں تمبو کو بچا نہ کا خیال آیا اور خدا کمرے کو دہ ہمین شہزاد یہیں تو ہم کام کریں گے۔

## جناب اسٹیکر

ضمنی سوال اب کافی ہو گئے تھے۔

## میر محمد صادق عمرانی

جناب والا یہ میرا دوسرا سوال ہے۔

## جناب اسٹیکر

صادق صاحب آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ آپ کا دوسرا سوال ہے۔ جبکہ یہ آپ کا چوتھا سوال ہے۔

## محمد صادق عمرانی

جناب والا یہ میرا دوسرا سوال ہے۔

## جناب اسٹیکر

یہ درست کہہ رہا ہوں یہ آپ کا چوتھا سوال ہے۔

## مسٹر محمد صادق عمران

جناب والا : تھی بات یہ ہے کہ وزیر موصوف ہر بات وفاق سے منسلک کرنہ ناچاہتے ہیں۔ ان کی بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں۔ اگر ہم سمجھتے ہیں کہ گذشتہ دنوں سے کیا ہوا ہے۔ ایک گھری منصوبہ بندی کے تحت بلوچستان کے عوام کے خلاف اور سازش میں مصروف ہیں۔ جو ماضی میں کرچکے ہیں ہم ان سے جو بھی سوال کرتے ہیں۔ وزیر صاحب وفاق سے منسلک کر دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ فنڈز ہیں ہیں۔ آپ کے محکمہ سے جو آمد فہرست ... ہے، آپ اس سلسلہ میں کیا اقدامات کر رہے ہیں۔ یہ آپ نے کیا ذرائع استعمال کئے ہیں۔ آپ ہر بات وفاق سے منسلک کرتے ہیں۔ ہم اس پر سخت اعتماد کرتے ہیں۔

## وزیر آپیا ششی و پرقيات

جناب والا! مرکزنے ہم کو دیا اور چین لیا جب وہ ہنسی سر نے دیتے ہم کیا کیا نہ ظاہر ہے اور یہ بات بھی نہیں کہ مرکز ان کاموں پر جن پر ہمارا حق ہے ہم سے چین لیا مزید گزارش یہ ہے کہ ہم مرکز کے بغیر کی کو سکتے ہیں۔ مرکز ہمارے ترقیاتی کاموں میں رکاوٹ بنی ہوئے ہے بات صاف نہ ہر ہے۔

## میر محمد ماسٹم شاہ ولی

جناب اسپیکر! سیلابی پانی کا جو مسئلہ ہے اسکے بارے مرفون ہے کہ تجوہ کو پکانے کے لئے دیگری ندیوں کے اوپر بند باندھے جائیں گے فلک پکھا ہر وقت سیلابوں کی زد میں ہوتا ہے ہر سال سینکڑوں ہزاروں دیساں

سیلا ب کی زد میں ہوتے ہیں۔ ذرا اسکے لفظیں تبلیغیں۔

## ذریعہ آپ پاٹھی و بر قیات ر

جو کام ہوتے ہیں ان کی روپورٹ میکنیکل لوگ بناتے ہیں ایسا نہیں کہ ایک علاقہ کو بچانے کے لئے دوسرے غریب لوگوں کے علاقے کو تباہ کریں وہ ایسا نہیں سمجھے ممکن جب وقت آئیکا ہم آپ کو ساختہ یک مشترکہ کریں گے جو بھی فائدہ مند ہو گا وہ کہ یہی کے اور جو کام لفظان دہ ہو گا وہ نہیں کہ نیچے یعنی ہم فائدہ کو بات پر عمل کریں گے۔

## پرنسیس گلیری کی تشکیل

### جناب اسٹاکر -

ایران کے معزز رائین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بلوچستان اسمبلی کا کارروائی رپورٹ کرنے والے صحافیوں نے روان اجلاس کے لئے پرنسیس گلیری تکمیل دی ہے۔ جو یہ ہے

- (۱) سطح عزیز بھٹھی روزنامہ نمائی وقت ..... چیز میں
- (۲) راؤ محمد اقبال روزنامہ شرق ..... سیکھ ٹبری
- (۳) سطح سیم رضا ہد روزنامہ حریت ..... ممبر
- (۴) شہزادہ ذوالفقار روزنامہ نیشن ..... ممبر
- (۵) سطح فیاض حسن بجاد روزنامہ جنگ ..... ۰ ۰ ۰
- (۶) سطح عاشق علی بٹ روزنامہ امروزن ..... ۰ ۰ ۰
- (۷) سطح ممتاز ترین روزنامہ میسان ..... ۰ ۰ ۰

- (۱۸) مسٹر حاں شاہ روزنامہ لغڑہ حق ..... " .....  
 (۱۹) مسٹر عبدالحاجد فوز روزنامہ مشرق ..... " .....  
 (۲۰) مسٹر محمد ریاض روزنامہ بلوچستان ہائی سلم ..... " .....  
 (۲۱) مسٹر رشیدہ بیٹی روزنامہ اختاب جہاڑ ..... " .....  
 (۲۲) مسٹر عبدالستار کاکھڑا روزنامہ حیدر ..... " .....

## رخصت کی درخواستیں

### جناب اسپیکر۔

سینکڑی اسہما رخصت کی درخواستیں پیش کیجیے گے ۔

### مسٹر اختر حسین خالی (سینکڑی اسہما)

بیگم علیم پچنڈ اس صاحبہ بھی مصروفیات کی بنارپر آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کو سکتی ہیں۔ اسلئے درخواست کرفتے ہے کہ آج سے دو دن کی رخصت انکے حق میں منظور کیجا نے؟

### جناب اسپیکر۔

سوال یہ ہے کہ آجیا رخصت منظور کیجا گئے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سینکڑی اسہما۔ مسٹر سعید احمد باشی وزیر زراعت بھی مصروفیت کی وجہ سے آج کے اجلاس میں شرکت نہیں ہو سکتے لہذا آج کی رخصت کے لئے درخواست کرتے ہیں۔

## جناب اسپیکر۔

سوال یہ ہے کہ آیا رخت منظور کی جائے؟ (رخت منظور کی کیمی)۔

## اسپیکر طری اسٹبلی۔

میرا ختر میگل آج اپنی کمی مصروفیت کی وجہ سے اسیلی کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے، لہذا آج کا رخت پاہتے ہیں۔

## جناب اسپیکر۔

سوال یہ ہے کہ آیا رخت منظور کی جائے؟ (رخت منظور کی کیمی)

## بحث پر عالم بحث

### جناب اسپیکر۔

اب ہم آتے ہیں بحث بابت سال ۱۹۸۹ء۔ ۹۔ پر عالم بحث پر آج سردار خواہ اللہ ترہی لقریب شروع کریں گے۔

### سردار خواہ اللہ خان زہری۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۚ جناب اسپیکر صاحب، معزز ارکان صوبائی اسیلیا۔

و معزز خواتین، السلام علیکم! اس میں کوئی فائدہ نہیں کہ سال ۱۹۸۵-۸۶ کے بچٹ میں بہت سے ترقیاتی اسکیم پیش کئے گئے ہیں۔ اور ساتھ ہجسا تھے پروگرام کو ختم کرنے اور بہت سے معاشرہ اقدامات بھائیتے ہیں۔ جو بجا طور پر قابل تعریف ہیں۔ میں یہ کہتے ہیں حتی بجا نب ہوں کہ موجودہ حالت اور مسائل کے اندر رہتے ہوئے یہ ایک مناسب اور متوازن بچٹ ہے اسکی ابتدا لیتی تعلیم کو لازمی تر ادا دینے اور پرائمری تعلیم کو عام کرنے کے لئے مناسب رقم رکھی گئی ہے اسکے علاوہ پیشے کے پانی اور صحافت کی سہولتیں بہم پنچانتے کے سے اہم اقدامات کئے گئے ہیں اور ان شعبہ جات کے لئے اس بچٹ میں مناسب رقم فراہم کی گئی ہے۔

جناب اسپیکر صاحب میں آپ کے لئے سطح سے اس معزز الیوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ صوبہ بلوچستان کے ضلع خندار تقریباً رقبہ کے لحاظ سے صوبہ کے تمام افلاع سے بڑا ہے جس قدر اپنے رقبہ کے لحاظ سے یہ ضلع بڑا ہے اسکرچ یا پمانہ گی کے لحاظ سے بھا دوسراے افلاع سے بہت آگے ہے پہاں کے باشندے اس ترقی یافتہ دور میں بھا بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں۔ زندگی کے دیگر سہولتیں تو درستار ضلع خندار کے باشندے اور میرے حلقہ انتخاب کے لوگ خصوصاً پیشے کے پانی جیسے اہم بنیادی سہولت سے محروم ہیں۔ پہاں آج بھو مرد اور خواتین میلوں دور سے پیشے کے پانی کے لئے آتی ہیں۔ اور بعض ایسی جگہیں بھی ہیں جہاں ایک بھی تالاب سے انداز اور حیدان اکھٹے پانی پیتے ہیں۔ یہ کہتے ہوئے مجھے انتہائی دکھ ہوتا ہے کہ ایک بار پھر ضلع خندار کو عموماً اور میرے حلقہ انتخاب کو خصوصاً نظر انداز کیا گیا ہے مثلاً صوبہ بلوچستان پیشے کے پانی کی فراہمی

کے لئے ایک خیطر رقم مبلغ چودہ کروڑ چھوٹ تھر لاکھ پیسے ہزار روپے مختص کی گئی جس میں سے ضلع خفدار کے لئے اتنا یہی لاکھ روپے رکھی گئی ہے اور اسیں کچھ گھٹ سے ایک معمولی رقم مبلغ پندرہ لاکھ روپے میرے حلقہ انتخاب کے لئے دیا گیا ہے جو کہ بالکل نہ ہے نہ کہ برابر ہے جو نہ صرف میرے حلقہ انتخاب کے باشندوں کے ساتھ ایک کھلی مذاق کے متراffد ہے بلکہ ہر چار حقیقتی ہے میں اس صحن میں بہ نور مطالبہ کرتا ہوں کہ ضلع خفدار کے پینے کے پانی کے لئے ایک کثیر رقم دیا جائے۔ حضور مسیح میرے حلقہ انتخاب کے ان علاقوں کو پینے کا پانی فراہم کیا جائے جہاں کو سون دوڑ پانی کا نشان سنیں ملتا رہنا ب اسیکہ آپ اور یہ معزز الیان میرے ساتھ اتفاق کر رہے ہیں کہ خفدار شہر نہ صرف صوبہ بلوچستان کا بڑا شہر ہے بلکہ یہ صوبہ بلوچستان کا سنتر بھی ہے اور اسکے علاوہ ڈویژن ہیڈ کوارٹر بھی ہے۔ اس بیٹھ میں اسکو تمام ترشیح ہوتا ہے میں تقریباً نظر انداز کیا گیا ہے جناب والا! ایک سابقہ گورنر بلوچستان نے کوئی میں سوئی گیس کی فراہمی کے بعد وعدہ کیا تھا کہ کوئی کھانا کیسی پلانٹ خفدار منقول کیا جائیگا۔ مگر یہ وعدہ تلبیز پورا نہیں ہوا، اسلئے میں مطالبہ کرتا ہوں کہ خفدار شہر کو مذکورہ گیس پلانٹ جلد از جملہ فراہم کیا جائے۔ تاکہ بیان کے لوگ گیس میں قدرتی سیروں سے فائدہ اٹھا سکے۔ جناب اسیکر ضلع خفدار کے باشندوں کی اکثریت گھر بانی اور زراعت پیشہ لوگ ہیں۔ گھر بانی کے لئے چراگا ہوں کی ضرورت ہوتی ہے سال ۱۹۸۹ء۔ کے بیٹھ میں جنگلات اور حیوانات کے لئے خیطر رقم رکھی گئی ہے اسیں نہ صرف میرے حلقہ انتخاب کو بلکہ پورے ضلع خفدار کو نظر انداز کیا گیا ہے اسلئے میں

چاہتا ہوں کہ بجٹ پر نظر شانی کر کے خپدار کے علاوہ موجودہ چراگا ہوں اور جنگلات کے لئے مناسب رقم مہیا کیجائے۔ یہاں میں یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میرے حلقہ انتخاب میں وادی مولہ، وادی پیر غیر، وادی چنک بدوكشہ، وادی اندر لاج قدرتی طور پر ایسی بہترین وادیاں ہیں۔ کہ اگر وہاں کے جنگلات اور چراگا ہوں کے ترقی کے لئے رقم فراہم کی جائے۔

تو نہ صرف یہاں کے ہزاروں لوگ خوشحال ہونگے، بلکہ صوبہ بلوچستان کے لئے بہترین آمدی کا ذریعہ بھجوں سکتا ہے۔

جناب اسپیکر! اس طرح زراعت کے لئے پانی کی ضرورت ہوتی ہے موجودہ بجٹ میں پانی کے لئے مبلغ دو کروڑ اٹسٹھ لاکھ روپے مختص کر کرے ہیں۔ جن میں سے ضلع خپدار کے لئے مبلغ بیس لاکھ روپے مختص کرے ہیں۔

اور اسیں میرے حلقہ انتخاب کے لئے مبلغ سات لاکھ روپے رکھے گے۔ جو بہت معمولی رقم ہے یہاں میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ میرے حلقہ انتخاب ضلع خپدار کے حلقوں میں رقبہ کے حوالے سے سب سے بڑا حلقہ ہے یہاں زیر زمین اور ندیوں میں پانی دافر مقدار میں موجود ہے، زیر زمین پانی کو استعمال میں لانے کیلئے دلیل لگائے جائیں اور ندیوں کے پانی کو استعمال کرنے کے لئے ڈیلے ایکشن ڈیم باندھے جائیں۔ تو یہاں زراعت کو اچھا خاصاً ترقی دی جاسکتی ہے مگر اس بجٹ میں جو رقم میرے حلقہ انتخاب کے لئے رکھی گئی ہے۔ وہ بالکل نہ ہونے کے برابر ہے اسکے میں معالہ کرتا ہوں کہ اس پر بھی نظر شانی کمر کے ضلع خپدار کے لئے زیادہ سے زیادہ رقم مہیا کیجائے۔

جناب اسپیکر! بلوچستان کی شاہراہوں کے لئے مبلغ بارہ کروڑ تیسیں

لاکھ روپے کی خطر رقم رکھی گئی ہے اور اسی میں سے ضلع خضدار کے لئے ایک معمولی  
 سی رقم لعینہ سترا لاکھ روپے مختص کی گئی جس میں میرے علاقے کے لئے صرف دس  
 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں یہ بہت معمولی رقم ہے یاں میں تباہا ضروری سمجھتا ہوں  
 کہ کسی بھی معاشرے کی ترقی کے لئے شامراہ اہم مقام رکھتے ہیں ۔ اس  
 ترقی یافتہ دور میں میرے علاقے کے بعد علاجت ایسے بھی ہیں ۔ جہاں پیدل اونٹوں  
 اور گھوڑوں کے علاوہ اور کوئی اذریعہ سفر نہیں اور جہاں سڑکیں موجود ہیں ۔ وہ  
 بھی بھی ہیں ۔ جو موسم بر سات کے دن میں اکثر قابل سفر نہیں ہوتیں  
 جناب اسپیکر! نہ ہری انجرہ روڈ پر سابقہ حکومت نے مکھوڑا بہت کام  
 کیا تھا اور امید یہ تھی کہ اس بجٹ میں اسکے لئے رقم مختص کر کے اسکو کچھ  
 بنایا جائیگا، مگر انہی انجرہ روڈ کے ساتھ مجھے اس معزز ایوان کے ساتھ  
 ہبنا پڑتا ہے کہ اس سڑک کو ایک بار پھر نظر انداز کیا گیا ہے  
 حالانکہ ذہری تحصیل کی آبادی پچاس سالہ ہزار افراد پر مشتمل ہے  
 انکا صوبہ کے دوسرے علاقوں سے رابطہ کا صرف یہی ایک دریاۓ  
 جناب اسپیکر! یاں میں یہ تباہا انہی ضروری سمجھتا ہوں کہ  
 نہ ہری کے باشندے وہ باشمور اور غیر لوگ ہیں ۔ انہوں  
 نے کبھی بھی بلوچستان کے لئے تربیتی دینے سے دریغ نہیں کیا اب  
 اس جمیوری دور میں ایسے لوگوں کو نظر انداز کرنا انہی نزیادی بوجگ  
 اسلئے میں پروردہ طالبہ سترا ہوں کہ بجٹ پر نظرتازی کی کہ نہ ہری روڈ کے لئے رقم ہیا کی جائے ۔  
 جناب اسپیکر! سو بیس میں بیرڈگاری کے خالکہ کے لئے جن اقدامات  
 کا اعلان کیا گیا ہے وہ ناکافی ہیں ۔ اس مسکن سے نکلنے کے لئے مزید اقدامات

کرنے کی ضرورت ہے یہ سب پر عیاں ہے آج سنیکڑوں کی لعداد میں  
انہیں رز ڈاکٹر اور گرینو یو یو بے روزگار ہیں یہ ایک ایسا نیگن  
مسئلہ ہے کہ اس پر فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ جناب والا مجھے اسی  
بات پر اختیائی خوشی ہوتی ہے کہ جناب وزیر اعلیٰ بلوچستان نے مرکز سے صوبہ  
کے حقوق مانگ کر صوبہ کے عوام کی مناسب نمائندگی کا ہے میں اس معزز ایوان  
کے توسط سے مرکزی حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ ایم آئر ڈی  
کے پارٹ آف ڈیمانڈز کے مطابق تمام صوبوں کو صوبائی خود اختاری دیں  
سوئی گیس جو کہ خالص بلوچستان کی پیداوار ہے اس کی تامتر آمدی صورت پر کوئی  
جائے ساتھ ساتھ میں یہ مطالبہ بھی کرتا ہوں کہ بلوچستان کے زیادہ علاقوں  
کو گیس بہم پہنچانی جائے۔

جناب اسپیکر! میں اس معزز ایوان کے توسط سے مرکزی حکومت سے  
مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ بلوچستان کی پہنچگی کو مر نظر رکھتے ہوئے بلوچستان ہو بائی  
حکومت کے جائز مطالبات تلیم کریں۔ اس سے قطع نظر کہ مرکز اور صوبہ کے  
درمیان سیاسی اور نظریاتی تم آہنگ نہیں ہے اگر حالات اسی طرح برقرار رہے  
تو آنے والی تبدیلی سب پر عیاں ہے۔ اگر خدا نخواستہ اس اہلۃ تو نہ  
صرف یہاں کے مظلوم اور غریب حرام کی امتنوں کا خون ہوگا، بلکہ اسمیں سب  
کا نقصان ہوگا اور آئیوالی اسی سب کو کبھی بھی معاف نہیں کرے یعنی۔ جناب اسپیکر  
اپکا شکر یہ۔

پیغم رضیہ رب - جناب اپنکر

بیکٹ اگرچہ کسی سیاسی حکومت کے اقتضادی پالیسیوں کا انہیار اور آئینہ بھی ہوتا ہے کیونکہ ان تمام فیصلوں کے پس پردہ سیاسی علاوہ سیاسی مفاداں اور سب سے پڑھ کر سیاسی تظریات کا فرماء ہرتے ہیں۔ ہر سیاسی حکومت جو عوام کی مرض اور عوام کی آزادانہ رائے سے وجود میں آچکی ہو۔ اس کا ولین اور مقدس فریفہ ہوتا ہے کہ اپنے منشور کو عملی جامہ پہنائے اور اپنے پروگرام کو حکومت کی پالیسی کا جزو لا یٹھک نہادے۔

کیونکہ عوام کی مانع درحقیقت افراد کے لئے نہیں بلکہ ان اصولوں کے لئے  
ہوتی ہے۔ جس کو وہ دوران التجاہ عوام کے سامنے رکھتی ہے جس کی بنیاد پر عوام  
دوقل دیتے ہیں، اب یہ ہر کسی حکومت کا احمد تیریں اخلاقی فرضیہ بنتا ہے کہ وہ عوام  
سے اپنے منشور اور پروگرام کے بنیاد پر کئے ہوئے دعوے پر سے  
کہے۔ مگر جب میں صوبہ بلوچستان کا بیٹھ برائے ۹۰-۱۹۸۹ پر نفر ڈالتی  
ہوں تو یہ کے بغیر نہیں رہا جاتا کہ وہ دعوے ہی کیا جو وفا ہے۔

جناب اسپیکر! یہ ایک مایوس کن صورت حال ہے مجھے آج بلوچستان کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ان پہاڑوں اور فرب عوام سے ہمدردی ہے جنہوں نے اسلامی نظام کے پوشش نظرے پر لبیک کہتے ہوئے جمیت العلماء پاکستان کو اور قوم پرستی و ترقی پسندی کے پر سراب وعدوں پر نصیل کرتے ہوئے ہوئے ہی۔ این۔ اے کو درٹ دیئے۔ مجھے ہمدردی اس لئے کہ آج اپنی بحث پر نظر ڈالیں تو اس میں نہ تو ترقی

پسندی کے ہمارے نظر ہے تے میں ۔ اور نہ اسلامی نظام کے خدوخال کو ڈھونڈا  
جا سکتا ہے ۔ پہلے تلاش کرہ تو میں کہ اس بجٹ میں اسلامی نظام کے پروگرام  
کو سہیں مکمل ہو یا لیکن اسلام کے نام پر دھانی ادے کہ مرکز کے خلاف جذبات  
تو ابھار نے ٹھانکتے ہیں مگر ان حاکم کے ساتھ یہاں سلوک ہو گا جنہیں قرضہ  
پر سود سے دلچسپی ہے ۔ یہاں میں فیصلہ بلوچستان کے سادہ لوح اسلام  
پسند غیر عوام پر چھوڑتی ہوں خود وہ حساب کتاب کریں ۔

جباب اسیکیہ ! اپنخا خامیوں اور کوتا ہیوں کی پردہ پوششی کے لئے مخالف کو (Scap goat) بنانا ب سے آسان کام ہے بجٹ میں تو زور کے  
ساتھ مرکز کے خلاذِ واویلا ہے ۔ ایئے اعداد و شمار کے آئینے میں ان  
الزامات کا جائزہ لیتے ہیں ۔ صوبائی آمدنی کا پچاہ سو فی صد مرکز سے  
کہتا ہے سوئی گیس کی رائٹلی میں گذشتہ سال سے دس فی صد کا اضافہ مرکز  
ہوتا ہے کیا ہے نیز سوئی گیس کی رائٹلی میں گز شدہ چند سالوں  
کی انتہت اس سال سترہ فی صد اضافہ ہوا ہے وایٹ پیپر تیرہ صفحہ پر  
ملاحظہ فرمائی جبکہ خود صوبائی حکومت کے دصولی گیکس میں سات فی صد  
کم ہوتی ۔ پبلک سنٹر پروگرام کے لئے مرکزی امداد پچھلے سال ایک  
ارب پھینکا رکھ دیے جنکہ اس سال ایک ارب اٹھائیں کروڑ کا اعماق ہوا ہے فاصلہ ترقیاتی پر ڈگرا کے لئے  
اسی کروڑ سے طریقہ کر اس سال پچھاپی کروڑ ہو رکھے ہیں ۔ میکن پھر بھی مرکز  
سے گلہ اور شکرہ ہی نہیں ناراٹھی بھا ہے ۔

محترم وزیرہ خزانہ اپنے بجٹ تقریب میں ارشاد فرماتے ہیں کہ سود  
لیا اور دینا خدا اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑنے کے

متزادف ہے اور اسی کو بنیاد بنا کر وہ مرکز کو سود کا لفاظ صنانہ کرنیکی وعظ اور نیحہت فرماتے ہیں۔ یعنی ایک پنچھہ دو کام جو ایک طرف عوام کو یہ تاثر دینے کی کوشش کر وہ اسلامی نظام کے قیام میں سنتے مخلص ہیں۔ دوسری طرف شاہ خرچوں اور غلط منصوبہ بندی پر پردہ ڈالتے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر شاہ مذیر موصوف کو یہ علم نہیں کہ خود صوبائی حکومت اس سال اٹلاک اور کارڈ باری اداروں سے ۱۵۶۶، ۱۷ ملین سود لے رہی ہے اب سوال یہ ہے کہ کسی بھی کیا ہے؟ مرکز سود لے تو لغوض بالله وہ خدا اور رسولؐ سے اعلان جنگ ہوا اور پھر سود آپ خود لیں تو عین عبادت یا اسلامی نظام کی طرف ایک اہم قدم۔

اس سادگی پر کون نہ مر جائے اے خدا

رُتَّتے ہیں اور ہاتھ میں تواریخیں نہیں۔

جناب والا! محترم وزیر موصوف پریس کانفرنس میں مرکز کو پچانچے کے کروڑ ادا نہ کر نہ کی لزید کے ساتھ ہی ساتھ پیلک سکٹر پر وگہام کئے اعلیٰ بہک برطانیہ، ہالینڈ اور جاپان سے فرضہ بھی لیتے ہیں۔ رشید انہوں نے سمجھنے اور دیکھنے کی زحمت گوارا ذکر ہو کہ پچانچے کے کروڑ روپے میں کھٹا بیردن مالک کے قرضے اور سودا مل ہیں۔ صوبہ کو خود کیفل بنانا ہم سب کی ذمہ داری ہے مگر اس کے لئے خود اپنے دسالی بھی تو طھونڈ نے ہونگے مرکز کو (Weeping Boy) منا کر نہ تو صوبے اور عوام کی خدمت کی جا سکیں اور نہ ہے جمہوریت اور جمہوری اداروں کے پھلنے چھوٹے کے لئے نیک شوگون ہو گا۔ جس کے لئے آمرتی کے خلاف ماسٹر چند ہم سب نے مل کر جدوجہد کیا ہے

جناب اسپیکر! ما تیکٹ پیپر میں ذکر ہے کہ تعلیم کے شعبے میں ٹوبہ  
بھر کے روکوں کے لئے دوسرا درود روکوں کے لئے ایک سو اسکول کھولے جائیں  
گے، جس میں کوئی شہر کا کوئی ذکر نہیں حالانکہ حکومت کے اپنے انداز کے  
مطابق کوئی شہر کی آبادی اچار فیصد سالانہ سے زیادہ بڑھ رہی ہے  
اس کا بچٹ میں کوئی ذکر نہیں ہے جو کام مطلب یہ ہے کوئی شہر کو پرائیویٹ  
اسکولوں کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ جسکا فیس آ سماں سے باتیں کرنی ہیں  
اور غریب عوام کی پہنچ سے باہر رہے۔ اس معاملے میں حکومت کے منصوبہ  
سازوں کا اختساب ہونا چاہیے۔ جو پرائیویٹ اداروں کے ساتھ ملکہ سرکاری  
اسکولوں کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر! صحت سے متعلق پالیسی میں سرفہرست جس چیز کی کجی نظر  
آئی وہ نرنسگ سے متعلق ہے آیا اس بچٹ میں نرنسگ کے معزز چیزوں  
سے اس کے تقدیس کو مد نظر رکھتے ہوئے اس مظلوم طبقے کی بیسودی کے لئے  
کوئی اقدام ہے۔ کیونکہ نرنسگ ہو سُل دیکھ کر انداز ہو گا کہ بیاروں کی  
تیاردار - ڈاکٹروں کی مدد گار خود اس حالت زار میں ہیں ہیں۔ اس طرف فنڈن  
کی کمی دوسری طرف محکمہ صحت نے کچھ ایسے ڈاکٹر من کے پاس کرنی قابل  
ذکر پوسٹ گریجویٹ کو الفیشن نہیں۔ سو اسے ایک سال آری میڈیکل کالج  
ٹینک سرٹیفیکیٹ کے جو کہ خود آری میں ہو کوئی وقت نہیں رکھتا۔ پی۔ ایم۔ ڈی  
سی میں رجسٹرڈ بھی نہیں لیکن صوبے میں ان ڈاکٹرز کو ڈاکٹر کٹ گریڈ امتحارہ  
دے دیا گیا ہے اور پیش ڈکٹر میں رکھا گیا ہے جس کی وجہ سے بہت  
سے سنیر اور کوالیفا میڈ ڈاکٹرز کی حق تلفی ہوئی اور کہتے ہی سنیر ڈاکٹر

ان کے جو نیز ہو گئے کیا ہے الفاف ہے ؟ اصولاً ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ موجودہ کو الیفادا اسکرٹز کو ترقی دے سکرنے والوں کو پر کیا جائے پیش کیڈر میں یہ ناجائز بھرتی دھاندی ہے۔

جناب اسپیکر ! محترم وزیر خزانہ نے اپنی تقریبہ کے اختتام میں معاشر کے غریب لوگوں کی تکالیف کو کم کرنے کے لئے کچھ اعلانات فرمائے ہیں۔ اچھا تجاویز اور اقسام کو ز سراہناز یادتی ہوگی۔ چچھ مختلف اسکیمیں میں اسکیم نمبر ۱ سرکاری زمین بے زمین کاشتکاروں میں تقسیم کرنا قابل تحسین عمل ہے کیونکہ زمین کا اصل مالک تو وہ ذات باری تعالیٰ ہے جس کے قبضے میں کل کائنات ہے۔ اسکیم نمبر ۲ میں ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ سولہ گردیوں کے سرکاری ملازیں کی تحریک ہوں میں پانچ فیصد اضافہ قابل قدر ہے میکن اگر ان میں جن کے ذمے کچھ قرض ہوں اس پر واجب سود معاف کر دیا جائے تو سمجھان اللہ۔

اسکیم ۵۔ ۶ اور چچھ بھی قابل تائش ہیں۔ البتہ اسکیم نمبر ۶ میں جن فنڈ کا تعارف خالی طور پر وزیر موصوف بن کا تعلق ایک ایسی جماعت سے ہے جس کا سلوگن یہ ہے خالص اسلامی شعائر کی پاسداری کرنا ہے اس دور میں اس کا تعارف کہیں حکم یا نہ بن جائے اور یہ اسکیم مستقبل میں ایک معاشرتی ناسور بن جائیگا۔ اللہ ہمارے صوبے کی بچیوں کو اس آگ میں نہ ملا جائے جس میں ہمارے پڑوسنی ملک بھارت کی بچیاں جلتی ہیں۔ جہیز کی لعنت کا اسلام میں کوئی تصور نہیں یہ لعنت جس کے خلاف قوانین کی کئی انجمنیں بر سر پکار رہیں خود ہمارے ملک کے بڑے صوبے پنجاب اور سندھ کے شہروں میں اس قبیع رسم کی وجہ سے کتنے سائل جنم لئے ہوئے ہیں

اور یہ ناسو بھاہیر دن کی دبا کی طرح قابو میں نہیں آ رہا اب ہمارے  
صورتے میں لپھور فشن داخل ہوا چاہتا ہے اگر اس سرہم کو سرکاری پذیرائی  
حاصل ہری تو خدا نخواستہ میرے خدشات درست ثابت ہے نگا۔

البتہ اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ جہیز کے بجائے حکومت ان قیم  
بچوں افراد بچوں اور بیوہ خواتین کی سر پرست بن جائے۔ افخم بچوں کی تعلیم و تربیت  
اس طور پر کریں کہ وہ خود کفیل ہوں ایک ہنر منذ بچی کو یہ ضرورت ہونا ہوں کہ وہ  
بالٹی لوٹا چار پانی بستر کے لئے خیرات لے اس کے لئے علاقہ کے کونسلر  
اور ایم پی اے کو پابند کیا جاسکتا ہے کہ وہ بیوہ خواتین اور قیم بچوں کے کافی  
از خود بچع کریں اس کے لئے کسی بیوہ خاتون کو در در پھرنے کی ضرورت نہ ہو کیونکہ  
سفیہ پوش خواتین مزدوری اور فاقہ کو ترجیح دیتا ہی۔ زکوٰۃ فنڈ  
کے کسی بیوہ کا کفالت اس طرح کی جائے کہ اس کی عزت نفس مجرور ہو۔

جناب والا! حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت حدیث ہے جس میں آنحضرت  
نے فرمایا کہ جس گھر میں ایک یقین پورش پائے اس کے سر پرست پر رحمت باری تعالیٰ  
اور جس نے یقین یقین بچوں کی پروش خوشی سے کی جنت میں میرے ساتھ ہو گا  
پر عمل کیا جائے۔ تو معاشرہ خود جنت میں جائے۔ لیکن میں نے جہیز فنڈ کے  
نام سے اختلاف کیا ہے فنڈ سے نہیں کہیں یہ فنڈ کسی اور کوئی دیدیں یہ یقین  
بچوں کا حق ہے۔ جناب اسپیکر! میں آپ کے توسط سے گزارش کروں گی کہ  
جناب آج ہم میں جب آر جھ لتھی تو و من ڈویژن جانے کا اتفاق ہوا اس  
سلسلے میں میری رائے ہے کہ جیسا کہ میں نے قائد ایوان جناب وزیر اعلیٰ  
کے استقدار پر اپنا تجویزہ دی تھی اور وہ میں ڈویژن کے سیل کو علیحدہ ترجمن

اُفس بنا یا جائے جو اپنی شاگین گر اس روٹ لیوں تک لے جائیں کیونکہ اصل معتقد گھر اس روٹ لیوں سے بہبود کا حام کرنا ہے جس کے لئے اس سے پہلے سیکھ ٹیرٹے سے دو میں سیل کو منتقل کرنا تھا۔ میں یعنی مشکور ہوں کر اس ایوان میں جناب وزیر اعلیٰ نے میری راتے سے اتفاق کہتے ہے فوری احکامات صادر فرمائے۔ سیل کے انچارج پہلے جگہ کے لئے میرگردان رہے جگہ کا نشانہ ہی میں نے کی۔ اب چند روز پیشتر ممکنہ محنت میں سیل کی خواہیں کو سیکھ ٹیرٹے سے موجودہ جگہ پر شفٹ کیا جبکہ سیل کا انچارج سیکھ ٹیرٹے میں رہے۔

لیکن گذشتہ اجلاس جو اس مسئلہ پر آڈر کیا تھا اب تک سردازان میں پڑے رہے اب بھٹ پر گرہا گئی ہے، بہر حال میں آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتی ہوں کہ اس سیلے احکامات ہوں تین بچیاں دفتر نہ ہونے کا وجہ ہے ایک کمرے میں ہیں۔ سیل انچارج کو بھی تکلیف ہے۔ وہاں تکنیل افس ہو تہر خواتین محنت سے کام کریں، اب یہیں لگاڑی مہیا کی جائے اور ایک چوکیدار بھاگ دیا جائے۔ تاکہ ایک پورے آفس کی شکل بن جائے۔ بہت بہت شکریہ

## جناب اسپیکر - میر ظفر اللہ خان جمالی

**میر ظفر اللہ خان جمالی!** بسم اللہ الرحمن الرحيم

جناب اسپیکر! اس سے پہلے تو میں وزیر خزانہ صاحب کی بھٹ تقریر کے حوالہ سے شروع کروں گا جبکہ اس منہگانی کے دور میں یورپ نے پرتین ہزار کی قدغن لگادی گئی ہے۔ انتیس صحفات پر مشتمل کئی سو کاپیاں بنادی گئیں اور اس کا حصل

جیسا کہ بجٹ میں ہوتا ہے تمام کا تما اچھنکات پر آ کر رکار میں ماننا ہو جیا انہوں نے فرمایا تھا کہ بجٹ آفیسرز تیار کرتے پہنچاب والا؛ بجٹ ایک مسلسلہ ہے جس کو اسٹڈی کیا جاتا ہے پاکستان میں بجٹ کے لئے عموماً جوں کا مہینہ مختنق کیا جاتا ہے تیس جون نے پہلے اسکے تخمینہ اسکا <sup>(deficit)</sup> اسکا سرپس اس پر جو عمل درآمد ہوتا ہے کا جائزہ لیا جاتا ہے، اور یکم جولائی <sup>(surplus)</sup> اسکی کارگزاری شروع ہو جاتی ہے اور نتا کے ظاہر ہوتے ہیں۔

جناب والا! عموماً دیکھا گی ہے قیدلیجسپر جسکو آپ فیدریشن کہتے ہیں دہان آمدی کی مدد ہوتی ہے عموماً بجٹ کی تیاری میں مرکز صوبوں کا ہاتھ بٹاتا ہے اور تو قع رکھتا ہے کہ صوبے بھی اپنے وسائل اپنی تجارتی اور لاکھ عمل کو باری رکھتے احمد کبھی کبھار ایسے حسوس ہوتا ہے اور حقیقت میں بھی یہ ہے کہ مرکز سے پیسے آتے آتے کئی مہینے گزر جاتے ہیں مثلاً کبھی دو مہینے بھی تین یا چار مہینے اور صوبائی حکومت جو کام کرنا چاہتی ہے وہ ان وجوہات کی نیاد پر سپیڈ اپ اور لگن کے تحت اپنے پروگرام پر عمل درآمد ہنسی کو سکی تجب تک مرکز سے آمدی نہ ہو جناب والا! بہر حال یہ مرکز اور صوبوں کے مابین چرخ لاداں کا ساتھ ہے اس لئے میں یہ عرض کر دیکھا اور خصوصاً بلوچستان کے حوالے سے کہ ۱۹۷۵ء میں نیشنل فاؤنڈیشن <sup>(under developed)</sup> کیشن ایوارڈ کے تحت بلوچستان اور فرنیٹر کے اندر ڈیویلڈیٹی غیر ترقیاتی علاقوں <sup>(Divisional)</sup> کے لئے پانچ پانچ کروڑ روپے کی رقم دیکھی تھی۔ علاوه ازیں ڈویٹنل <sup>(Backward areas)</sup> پول میں بیک وارڈ ایسے یا ز قرار دیکھ کسی حد تک تشفی کرنے کی کوشش کی گئی تھیں ان کی تسلی نہ ہو سکی اس مد میں یہ رقم رکھی گئی بعد میں یہاں رقم

بڑھا کر بلوچستان کے لئے دس کروڑ روپے کردار میکنیکی لیکن اس میں بھی افاؤڈ نہ  
ہو سکا جناب اسپیکر ! یہاں جب بجٹ بنتے ہیں۔ جیسا آج وغیرہ بولات کے دوران  
صحیح ٹیکنیکل معاملوں کے متعلق پوچھا گیا کہ ٹیکنیکل سائیڈ کیا ہوتا ہے یہ تو افسر  
ہماقہ ہانتے ہیں کیونکہ ایک بجٹ سے دوسرے بجٹ تک تو کام دہی کرتے ہیں  
کتنے بجٹ بننے اور گزرے گئے بجٹ برائے ۱۹۸۸ء کا سال میں نے بھی گزارا  
تباہم بجٹی لفاظی : یہ پھر ہوتا ہے چندیکانہ نگرانہ (Facts and figures) کو پنج اور  
کر کے جسے آج تک بالا کہتے ہیں کر کے پیش کیا جاتا ہے اے وزیر خزانہ  
پڑھ کر سنا دیتے ہیں۔ اسکے بعد وزیر خزانہ اور رولنگ پارٹی پر جو  
گزرتی ہے اے وہ اور وزیر نیز پڑھ کر دیکھتے ہیں نیز حزب اقتدار خذاب اختلاف  
اور آزاد ارکین اپنی تقاریر میں کس حد تک الجھتے ہیں۔ اور درست و گہرے یہاں ہوتے  
ہیں۔ یہ عرصہ ہنس و مذاق میں گزر جاتا ہے اس دوران جو لائی آتا ہے  
جب ساون کامیابی شروع ہے جاتا ہے جو لائی کی آمد آمد سے ولیے  
بھی ساون کے پانی سے کچھ ہوتا ہے بارش کے پانی سے کچھ نہیں دیتے اور کچھ  
پرانے گناہ دھل جاتے ہیں۔ اس طرح لوگ نئی توقعات کے ساتھ سمجھتے ہیں کہ  
نئے بجٹ میں انکے لئے کچھ نہ کچھ ہو سکے گا۔

جناب اسپیکر ! میں مطالبات نر کا ذکر اسکے لئے کر رہا ہوں اور اس طرح جنرل  
ڈسکشن بھی ہو جاتی ہے اور بات کی اجازت بھی ہوتی ہے آپ کسی چیز پر  
مجہد کر سکتے ہیں۔ میں کٹ موشن کیوں نہیں دے رہا اسکی وجہ یہ ہے کہ ہمارے  
ساتھ وزیر اوصاہیان انکے لئے کافی ہو جائیگا۔ انکو ہم تکلیف نہیں دیتے بلکہ  
کے لئے ہم راستہ نکالنا پڑتے ہیں۔ تاکہ وہ ہمارے ساتھ بیٹھیں گے کہ میں اور

سمجھیں کہ اس نئام کا رکو چلا ہیں۔ جو میری ذاتی بھلائی کے لئے انہیں بلکہ صوبے کے عوام کی بھلائی کے لئے پسے یہی روشن ہم نے پہلے دن سے اپنا فیصلہ ہے۔ آج بھی ہماری یہاں روشن رہی ہے اور انشاء اللہ کل بھی رہیں گے مگر اس کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ آپ اپنی ذمہ داری شفعت کر کے کسی اور کے لئے میں ڈال دیں گزشتہ سے پیوستہ اور آمدہ کے لئے اس صوبائی حکومت کے ہم سب ذمہ دار ہیں۔ اس طور کی بہنوں کیلئے ہم سب کو مل جل کر کام کرنا چاہیے۔

جناب اسپیکر! میں یہاں عموماً گزشتہ چند دنوں سے ذکر خیر من رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں کہ ذمہ داری شفعت کرنا وہ مرکز کے لگانے جو چیز خود کر سکے وہ صوبہ کا نام جہاں تک مرکز اور صوبوں کا تعلق ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان ان کے اپنے اختیار میں ہے کہ تعلقات میں اتنی لچک رکھا جائے۔ کیونکہ مرکز صوبے ہم سب ایک ہیں یہ ملک ایک ہے۔ آپ ایک ملک میں رہتے ہوئے۔ بنتے ہوئے۔ مرکز دالے صوبوں میں آتے ہوئے۔ اسی طرح صوبوں کے لوگوں میں جاتے ہوئے۔ جناب والا! مسائل لفت و سٹینی سے افہام و تفہیم سے طے ہو سکتے ہوئے۔ ایسا کوئی بات نہیں وسائل محدود ہوئے کے باوجود یہ ہو سکتے ہے۔ جناب والا جیسے انگریزی میں کہتے ہیں (politics is the art of possible).

میں اپنے معزز لیدر آف دی پاؤس کے الفاظ در رہا ہوں یہ بات میں نے ان سے اس وقت سیکھا جب وہ گورنر بلوچستان تھا اور میں نے ایک ذوجان کی حیثیت سے ان سے سننا تھا۔ انہوں نے ہمیں بچپن کی حیثیت سے فرمایا اور میں سمجھتا ہوں کہ آج بھاوس فقرہ میں صداقت ہے، انہوں نے فرمایا (to make the possible that is politics).

جناب والا! حالانکہ مرکز میں پہلے پارٹی کی حکومت ہے جس سے میرا اس وقت کوئی تعلق نہیں میرا صوبے کی اکائیں سے بھاکوئی تعلق نہیں تاہم میرا تعلق دلوں سے ہے۔

تہامِ حکومتی لحاظ سے کوئی تعلق میرا جائے کیونکہ یہ ملک میرا ہے میں کیسی حق رکھتا ہوں۔ لیکن حکومت اپنا لحاظ نہیں ہے میں کسی بھی لحاظ سے پہنچنے سنی کر سکتا چاہیے وہ مرزا ہو یا صوبہ ہو یا کوئی بجٹ پیش کرنے اور چلانے میں لمحن اور امامِ مراحل ہے گورنمنٹ پڑھتا ہے اس وقت اسکے تباہ کر کر نکلتے ہیں۔ یہ بجٹ آپنے عوام کی خاطر مسائلہ اور غرباً کے لئے دیا ہے اور اسلامی نظام کے لئے دیا ہے۔ لیعنی ورکرنس بزنس میں یا زمین دار کے لئے دیا لیکن اسکا نتیجہ صرف اور صرف اسی وقت اخذ کیا جائیگا۔ اور یہی گا جب تک ہم اس بھی کو چلا تے رہیں گے تو وقت دور ہنیں۔ جناب والا آجھ اکیس جون ہے اور غالباً دنیا کا لمبا تریت دن بھی ہے ولیسے بھاں درنور بعد یعنی جولائی شروع ہو جائیگا، فاصل طور پر مرزا نہ میں بیٹھے تو ہمیں یہ لندن پہنچ جائیں گے۔

جناب اسپیکر! میں نے وزیر خزانہ صاحب کی تقریر میں چھنکات کا ذکر کیا تھا کہ مجھے سے پہلے محترمہ فاتون رین ایک سے کیوں تین تکنکات پڑھئے میرا خیال تھا کہ نکتہ بخوبی دیکھ دے گے یہ کہ گئی لیکن اچھا ہوا کہ انہوں نے دو کا ذکر بخوبی کر دیا اسمیہ جنپر کا تعلق ہے۔ میں نے تین چیزیں لفڑیں کیں، جو اسوقت براہ راست مرزا اور صوبوں سے تعلق ہے، مرزا اور صوبوں کے درمیان افہام و تفہیم سے ہاتھ کرنا چاہتے ہیں۔ جناب والا! جناب ایک سوئی گیس کی رائیلی کا تعلق ہے میں اس پاؤں کو بتانا چاہتا ہوں۔ مارشل لارگو رینٹ میں میں نے بوجپور کی صوبہ کے برابر خاندگ کرتے ہوئے ۱۹۸۰ء میں نیشنل فناں نگیشنا میں یہ بات کہی تھی اور ہم نے دریاں یہ عرض کیا تھا کہ ہم آبادی کے تناوب کے لحاظ سے آپکے ساتھ ایک گھری سہیں کریں گے جو ہمارے سو بے کا حصہ بنتا ہے ہمیں ملنا چاہیے۔ جناب والا! اگر آپ ریکارڈ چک کریں تو

نیشن فناں کمیشن ایوارڈ پر بلوچستان صوبہ کے نمائذہ کے دستخط  
نہیں ہوں گا۔ اس وقت بھاپی نے پھر سمجھا کہ ہمارے صوبے  
کو ہمارا حق نہیں مل رہا ہے اور آج بھا سمجھتے ہیں۔ اور میں آپ  
کے توسط سے لیڈر آف دی ہاؤس سے یہ عرض کرو دنگا کہ جو پارٹی ٹ  
قوی اسیبلی میں بر سر اقتدار میں ہے ان سے اپیل کرتا ہوں کہ جو  
صوبے کا حق بنتا ہے وہ ہمیں دے دے اور صرف بذر  
بانٹ سے کام نہیں پلے گا (تایاں)

جناب والا! اس میں انہاں و تفہیم چاہئے سوئی گیس کے متعلق یہ  
عرض کرنا پا تھا ہوں کہ رائٹنگ اپنی جگہ پر ہے اس میں جو اصل رقم  
زر آئی ہی اور جب ڈیلویٹمنٹ سرچارج ہیں جو سرچارج سے ہوئی  
گیس کے نزد مر<sup>Consumer</sup> پیسہ لیا جاتا ہے اور اس کی قبضی رقم بنتا ہے  
میں لیڈر آف دی ہاؤس سے گزارش کرو دنگا کہ وہ ان دو چیزوں کے  
متعلق بیٹھ کر بات کہ سکتے ہیں۔ یہ معاملہ خود پیٹھ کر لے کر اسکتے ہیں۔  
جو کنڑوں سے پیسہ لیا جاتا ہے وہ بلوچستان کو ملنا چاہیے۔ اور  
وہ یہ پیسہ لا سکتے ہیں۔ اور میں یہ عرض کرو دنگا کہ یہ پیسہ ہم کو  
لانا پڑے گا اور ہم پہلے کے گزارش کریں گے کہ براۓ مہربانی ہم کو  
یہ پیسہ دیں یہ ہمارا حق بنتا ہے اگر ہمیں دیں گے تو صوبائی  
اسیبلی کے توسط سے ان بچوں کے توسط سے ہم لیں گے۔ ان  
کے گزارش کریں گے کہ یہ ہمارا حق بنتا ہے مہربانی کو کے ہمیں دیں  
جناب والا! وزیر خزانہ کی تقریب میں ایک بات سود کے متعلق

تھی۔ کہ مرکز کو ہم ۹۵ کروڑ سودا نہ کریں گے۔ یہ بجا ہے میں اس سے کبھی انکار نہیں کر سکتا ہوں۔ کیونکہ اگر مرکز سے صوبے کو پسی آتا ہے یہ صوبہ بھی اس ملک کا حصہ ہے اور مرکز بھی صوبہ کا حصہ ہے ہم کوئی غیر ملک نہیں ہیں۔ اور نہ صوبہ یہ کسی غیر ملک کا حصہ ہے اور مرکز پہلے بھی اور آج بھی یہ کہتے رہے ہیں۔ کہ بلوچستان ایک پہاڑہ علاقہ ہے اور ۹۵ کروڑ کوئی زیادہ نہیں ہے اور میں وزیر خزانہ سے استدعا کر دیا کہ اگر آپ ۹۵ کروڑ مرکز کو سود نہیں دیتے تو میرا اندازہ ہے اور میرے نظریتے اور زوالیے کے مقابلہ ہم سے اس صوبے سے بڑی رقم نہیں ہے مرکز سود نہیں ملگر آپ کے کو اپنی سوسائٹی ہم سے سود لیتے ہیں آپ کے نیشنل بیک سود لیتے ہیں چاہیے زندگی بیک ہوں وہ سود لیتے ہیں۔ تمام بیک سود لیتے ہیں۔ اگرچہ زندگی مصلحت میں ہے نہ سود لیں اور نہ سود دیں اور اگر آپ صوبے میں مختلف اداروں سے سود لیتے رہتے ہیں۔ اور جب مرکز کی مدد میں آئے تو ہم سو نہیں دیں گے اور اگر آپ سود لے سکتے ہیں۔ تو دیں۔ اور اگر آپ مرکز میں اپنا کسی اس طرح سے پلید کر سکتے ہیں۔ تو ٹھیک ہے اور اگر آپ (plead case) ہائی کورٹ نہیں کر سکتے ہیں۔ تو پھر جب حساب کتاب ہو گا تقریر  
میں وزیر خزانہ صاحب کہتے ہیں۔ کہ ہم ۹۵ کروڑ روپے نہیں دیں گے۔ ہم اس تو تسلیم کرتے ہیں۔ اور میں بطور ممبر لیفیر آباد اس کی حمایت کرتا ہوں مگر جب میں ڈیمانڈ آف گرانت دیکھ رہا تھا اور قرطاس ابیض جس کو واکٹ ٹپر کہا جاتا ہے اس میں ساڑھے چار کمر کروڑ روپے لکھے

ہوئے ہیں۔ وہ بطور سود لیں گے تو جناب اس کی اجازت دیں کہ مرکز کو  
جو سود دینا ہے وہ نہ دیں یا تو غالباً وزیر خزانہ صاحب نے پڑھا  
نہیں ہو گا یا ان کی نظر سے نہیں گزر ہو گا کہ تقریب کرتے وقت اتنے  
جد باتی ہو گئے کہ ۱۵ کروڑ کی بات کرو اور ساڑھے چار کروڑ روپے  
دو یاں اسمبلی میں جو بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ فی سیمیل اللہ آنے ہوئے  
ہیں۔ چون ان کی ہمدردیاں حاصل کر کے بعد میں ساڑھے چار کروڑ وصول  
کر لیں گے۔ مس پرنٹ یا دییدہ دانتہ جو کچھ بھی ہے میں آپ کے لوزٹ میں یہ  
بات لانا چاہتا تھا کہ شور بہ حلال بولٹی حرام۔ جو چیز ہماری نظر سے گزروی  
ہے اس کا ذکر کرنا ہمارا فرض ہے اور ان سے پوچھنا ہمارا حق ہے  
اس کے علاوہ جناب اسپیکر! مجموعی طور پر جو اقدامات اٹھائے گئے  
ہیں۔ ہم ان کی ایک صورت میں نفی کرنا چاہتے ہیں۔ کہ مجموعی تھاموں  
اور مجموعی عمل کو سامنے رکھتے ہوئے صوبے کے حالات ہم کو اس بات پر مجبور  
کرتے ہیں۔ کہ ہم ان کے ساتھ معاہت کر کے چلیں ان کو وقت دیں۔ اور ان  
کو ٹھام دیں لیکن کسی حد تک اور کہاں تک جو انہوں نے اپنے ڈیکانڈاف  
گرانٹ اور ڈیلوپمنٹ کے سلسلے میں فرمایا ہے جو انہوں نے واپس پیسپر میں  
کہا ہے اگرچہ پورا نہیں اتر تے ہیں۔ تو قعہ ہے کہ وہ اس پر عمل بھجا کریں  
کیونکہ اسمبلی ایک ایسی چیز ہے جس کا تقدس ہے جو چیز آپ یاں کہیں  
اس پر عمل کریں۔ لفظوں کا ہمیر پھیر ضرور کرہ لیں مگر اسمبلی کی رولیت یہ  
ہے کہ آپ جو چیز کہیں گے وہ حکومت کی ترجیحی کریں گی۔ اس لحاظ سے ہم  
تو قعہ رکھتے ہیں۔ کہ انشاء اللہ یکم جو لاہی سے آگئے ہم اس حکومت کو ان

خواہشات کے ساتھ موقع رینا پا ہے تھی۔ کہ مرکز اور صوبہ کے درمیان افہام و تفہیم کے ساتھ بات کر کریں۔ صوبہ اور دیگر صوبے افہام و تفہیم کے ساتھ بات کر کریں۔ مرکز کے ساتھ تقسیم کریں۔ جناب والا! آج کے اخبار میں ایک خبر پڑھی ہے جناب آصف فیض وردگ سینٹر جن کا تعلق بلوچستان سے رہا ہے۔ پنجاب سے بھی ہے اور اس وقت ان کا تعلق آج چیلائی سے ہے وہ سینٹر بھی ہے۔ میر ہاؤس آف پارلیمنٹ ہے۔ وہ صوبہ سرحد کے اصولی اس بھی سرحد کا اس وقت اجلاس چل رہا تھا میں اخبار کی خبر عرض کر رہا ہوں۔ کہ ان کو صوبہ سرحد سے صوبہ بدر کر دیا گیا ہے یا ہم سمجھتے ہیں۔ کہ بھائی مرکز اور صوبے کے درمیان افہام و تفہیم ہم تو قائم کرتے ہیں کہ خدا نخواستہ کوئی اور صوبہ ایسی حکمت نہیں کرے گا۔ جس سے جمیوری عمل کو دھپکا لگہ دعویٰ اور ترمیم ب جمیوریت کے ہیں کسی نے اس کے لئے جدوجہد کیا ہے کسی نے اس کے لئے بیل کاٹا ہے کسی نے کوڑے کھائے ہیں۔ اور کسی نے کسی پر بیٹھ کر خدمت کیا ہے جمیوری تعاون کے دعویٰ اور کل بھی تھے اور آج بھی ہیں۔ اور جمیوری تھا پورے کہ نے کے لئے ہم کا بھی دعویٰ دار رہیں گے اگرچہ جمیوری تھا پورے ہوئے۔ تو اس حکومت کا بتنا درقت ہے پورا ہو جائیں گا۔ اگر جمیوری تھا نہ رہے تو پھر ہم کچھ سنیں کہہ سکتے کہ یہ جمیوری ادارے اور جمیوری عمل کب تک چلے گا۔ یہ تو خدا ہی بتھر جانتا ہے بہر حال ہم یہ امید رکھتے ہیں۔ کہ یہ گھاٹری چلتی ہے گی۔ اس تک کے تفاوت سے چار صوبے ہیں اور گھاٹری کو پلانٹ کے لئے بھی چار پہنچے چاہیں۔ اور علوم ہوتا ہے کہ اسکا ڈرامہ ایک مرکزی حکومت ہے

اگر ایک گاڑی کو سارے پیسے لگا کر چلا ہیں اپنی طرف سے کچھ پر نہ چلا ہیں۔ تو یہ گاڑی آسانی سے چلا سکتی ہے۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ اس گاڑی کو چلنا چاہیے۔ تاکہ اس گاڑی میں جو منتظر مسافر ہی ان کو ہم منزل مقصود تک پہنچاسکیں۔

جناب اسپیکر! یہ تو کچھ سیاسی باتیں ہو ٹھیک ہیں۔ اور اب اس بحث پر بحث کی بات ہو جائے میں نے بحث سے متعلق چند پوچھتے لفڑی کے ہیں۔ میں ان کے متعلق آنا چاہتا ہوں۔ اور ان پر فرمایاں اور فرمی خواہ کی بھروسہ مبنیوں کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس طرف توجہ دیں کہ جو آپ لوگوں نے بحث تیار کیا ہے اس پر عمل کرایں۔ اس میں ان تھاریں ان دعوؤں اور ان پالیسی کی کسی حد تک نہیں ہوتی ہے میں تو توقع رکھتا ہوں۔ جب وہ اپنی جوابی تقریر کرے گے۔ وہ اس کا ذکر کریں گے کہ اس بحث پر عمل کرنے کا طریقہ کارکیا ہو۔

جناب والالہ یاں پر کچھ تجاویز میرے ذریں میں آئی ہے جو اس پاؤں کے سامنے رکھا چاہتا ہوں جس سمعتے میرا لعنت ہے۔ اور جو اسے کہا میں صبر ہوں جسکی مانندگی کرتا ہوں میرے اس صدق لفیر کر باد ڈوٹیشن میں دو نہریں ہیں۔ جس کے دو اضلاع ہیں ایک جنفر آباد اور ایک تبو پٹ فیڈر کے بارے میں دایٹ پیپر میں کہا گیا ہے کہ پٹ فیڈر کے لئے ارتوں میں خروج ہونگے اور اس کے لئے وہاں ایک سیل قائم کیا جائے گا۔ جس کی مد میں دس لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔ میں سمجھا ہوں کہ دس لاکھ روپے اتنے زیادہ رقم نہیں۔ وہاں ہمیں لیے افسر چاہیں۔ جو اس کام کو جلد کروا دیں۔ دو تین فاہ پہلے اس پروگرام کا ذکر ہو اتا ہا۔

یعنی اکر-ڈی-پی شکر ہے کہیے (Rapid Development Programme)

اکر-ڈی-الیف نہیں تھے۔ (Rapid Development Force)

۸۹ ۱۹۸۸ میں تو نہ ہو سکا۔ ۴۔ ۱۹۸۹ء میں پروگرام شروع ہو گا۔ تو میں گزارش کروں گا ذریعہ خنہاڑے اور لیڈر آف دی باؤس سے کہاں کے لئے ایسے آفسیز تعینات کئے جائیں۔ اور ساتھ ہی انہیں وہاں رہنے کی ہدایت بھجو کا جائے ایسا نہ ہو کہ جمادات اور جموہر وہ گزاریں۔ کوئی میں ہفتہ گزاری سفر میں باقی ان کے پاس درکنگ ڈینر چارہ جائیں گے۔ اسلئے وہاں پر ایسے لوگ تعینات کیجئے جائیں جو اس معاملے کو آگے پڑھا سکیں۔ کیر تھر کے بارے میں ذکر کیا گیا کہ ری ماؤنٹنگ آف کیر تھر کیا جس کی مدد میں میں نے کہیں پڑھا ہے دو کمرہ درود پے رکھے گئے ہیں۔ مگر ایسے پالیجی وضع نہیں کی گئی ہے۔ جناب والا کیر تھر نہ ہریں ہمارا حصہ جو جو چستان کو ملتا ہے یہ سیاست کیاں سکھرے ریٹیٹ کرتا ہے جہاں پر بارہ ریگو لیٹرز ہیں۔ اور آگے چل کر وہاں سے رائیٹ کیاں کو بھجو پانی جاتا ہے۔ اور نیچے ہمارے پاس بھی پانی آتا ہے۔ پرانے زمانے کی بات ہے کہ کیر تھر نہ ہر سے ایک نیا کیاں نکالا گیا تھا، سیف اللہ مگری کیاں سندھ کی اراضی تھیں کا سندھ کا پانی تھا ان کا حق بنتا ہے انہوں نے نکالی ہیں ان سے کوئی شکایت نہیں ہے مگر نقصان ہیں ضرور ہوا ہے اب پچھلے سال جو ہم لوگوں نے سلسلہ شروع کیا، بارہ ریگو لیٹرز کی تو سیع ہو رہی ہے، رئیس درواز بھجو بن رہے ہیں۔ تو میں حکومت جو چستان سے گزارش کرہو گناہ کردہ حکومت سندھ سے اس معاملہ پر بات کریں وہ اس پر راضی بھجو ہو جائیں گے۔ اس کام کے لئے پچھلے سال کچھ پیسے بھجو تھے کہ کوئی تھے۔ حکومت سندھ کی دلیل

تحقیق۔ اس کے نئے اب کوئی رقم مختصر نہیں کی گئی میں گزہ ارشاد کر دنگا کہ اس مدد میں کچھ پیسے رکھے جائیں۔ کیونکہ لفیر آباد ڈویژن جس میں کچھ تجواد جعفر آباد کے اضلاع ہیں۔ اور دہاں پہ بنیادی طور پر لوگ زراعت پیشہ ہیں۔ یہ دونہری دہال آتی ہیں۔ سیر تحریر اور پٹ فیدر۔ دہاں سے چاول، جوار گندم سرسوں اور تل دغیرہ ہوتا ہے۔ میری لیڈر آف ہاؤس سے گزہ ارشاد ہے کہ ان اضلاع کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ جناب عالی نظر اندازی کی یہ حدیث کہ ایجنسی کا عمل کی میں لفیر آباد ضلع کے نئے میں پڑھتا تھا ڈیکانٹ کو سکراتھ ہے سوتیلان پن ہے ارٹکمہ زراعت نے تکلیف نہیں کہ جبرا اضلاع زراعت پیشہ ہیں۔ ان کے لئے کچھ کریں کوئی ذکر نہیں ہے کبھی کبھار وہ گماٹ سے بھانا لاہور جاتے ہیں۔ اور کبھی کبھار وہ چینخ و پکار بھی کہ ریتے ہیں۔ جس طرح بلوچستان اسلام آباد سے بہت دور ہے اس طرح ہم لفیر آباد والے بھی میں۔ اگر حکمہ زراعت والے اس پر دوبارہ خواہ کریں۔ تو میں کہنے لگا کہ لفیر آباد والے اتنے بڑے نہیں ہے کہ ان سے اس طرح کا سلوک رکھا جائے۔ جہاں تک حیردین ڈرینج کا تعلق ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے میں اس پر ایک آدھ منٹ بولوں گا۔ جب وزیر اعلیٰ صاحب پہلے دورے پر آئے تھے ۹۔ مارچ ۱۹۸۹ء کو انہوں نے استفارہ کیا تھا کہ جمالی صاحب آپ تباہی میں پبلک فیزا بلیٹ پر اچیکٹ کے بارے میں میلنے ان سے جو گزارشات کیں وہ یہ تھیں۔ ایک پٹ فیدر اور دوسری حیردین اور تیسری پچھی سڑکوں اور ان کی تو سیعی اور ان کو مکمل کرنا۔ انہوں نے حکم دیا ان کی بڑی ہماری انہوں نے حیردین ڈرینج کے بارے میں تباہی کہ حیردین کے مارے میں اکیشن رپورٹ تیار کی جائے انجمن کچھ آفسرا دستہ محمد اور جھٹ پٹ جائیں۔

وہاں پہنچ کر انہوں نے ایک مینگ بھی کی۔ اور انہوں نے اس کی پی سی دن بھی نبایی،  
مگر اسپیکر صاحب نے ہمارا جس طرح میکرو کیا ہے۔ اس رفتار سے سرکاری  
کاغذ ہنسی چل رہے ہیں۔ میری سمجھو میں ہنسی ہے تا کہ کاغذ کے چلنے  
میں کیا تکلیف ہے۔ مگر ایک بات ضرور ہے، کہ کاغذ بے جان  
ہے مگر میں یہ ہر فرض کر دوں کہ ہم اتنے بے جان ہنسی۔ کہ کاغذ  
کی طرح ہم بھی نہ سکیں۔ شینہ میں آیا ہے کہ کاغذ کو کاغذ چلاتا ہے  
اور ہمیں ہمارے پیر چلاتے ہیں۔ تو میں امید کرہتا ہوں کہ اس  
مد میں یعنی حیر دین ڈرائیور کے سلسلہ میں رائٹ اڈ فل ڈرائیور کا اتفاق  
کر سکتے ہیں۔ جس کی روشنی لافت آج کے تجھیں کے حساب سے دس ارب  
روپے ہوگی۔ ہم تو کجا سندھ والے بھی چیخ رہے ہیں۔ کہ ہمارے منصوبہ  
کا کیا بنا۔ اور یہ کب مکھی ہو گا۔ اور کب تک چلے گا۔ جیسا کہ میں نے گذشتہ اعلان  
میں ہر فرض یہاں کہ رائٹ فل ڈرائیور کب ہو گا۔ ہم نے تجاذب ہے وہی ہیں۔ نہ حکومت  
اپنے طرف سے کچھ رقم دے اور مرکزی حکومت سے کہیں کہ اس کے لئے وہ  
بھاکچہ پیسے دیں۔ جناب اسپیکر میں یہ بات واضح کر دیا چاہتا ہوں کہ جب  
حیر دین ڈرائیور کافیزون اور فیزٹو سلسلہ تھا اس وقت یہ مرکز کے مد میں تھا  
صوبے کی مد میں ہنسی تھا اور اسے یہ مرکز پیسے دیا تھا، ۱۹۸۷ء میں کسی بھی  
وجہ سے منفور شدہ سڑھے سات کر دروازے پیسے نہیں ملے غالباً اسکی وجہ اور کوئی ہنسی  
نہ تھی یہ ہو گا کہ میں مرکز کو چھوڑ کر اپوزیشن میں چلا گیا تھا۔ ہو سکتا ہے  
کہ یہ وجہ ہو۔

## ظفرالدّخان جمالی۔

جناب اپنیکر ! حیدرن نیز بُو کی حالت یہ ہے کہ پانی کیر تھر ہر میں  
جا کر گرتا ہے جلد ہاں کی آبادی کے لئے مضر ہے لوگ اسے استعمال کرتے  
ہیں۔ جناب والا ! ہم سارے بلوہن بڑے آرام سے پانی کا اندازہ  
لگاتے ہیں ایک قدر یہ اگر اسیں پائے ڈالیں تو خراب نہ ہوا اور دوسرا  
یہ کہ اسیں دل ڈالیں تو پک جائے لیکن اب قدر نہ پائے پکتی ہے اور  
ذ دال پکتی ہے خاباً اب تو صرف اس پانی میں گردے اور پتے پکتے ہیں۔  
(ملاخلیں) اگر آپ تقریر کرنے دیں تو مہر بانی ہو گی۔ جما ہاں جہاں گوشت  
ہوتا ہے وہ اور پہ وائے ہی وہ بڑے خوش لفیض ہیں۔ ہم نیچے والے ہیں  
جناب والا ! اسکے علاوہ کوئی میں بیجھ کر ہم مسائل دیکھ رہے ہیں۔

## جناب اپنیکر۔

تقریبیں کوئی مداخلت نہ کریں۔

## میر ظفرالدّخان جمالی۔

جناب والا ! دو تین سنیگن مسائل ہیں گرہ میون کی سینن میں دیے ہجھ لفیر آباد  
کچھ اور اپہ سندھ سے تین چار مہینوں کے لئے لوگ کوئی بڑے آجائے ہیں۔  
آباد سہر جاتے ہیں۔ لیکن اب تو ما شا اللہ کوئی بڑا جبل اور کچھ جبل آباد ہیں۔ اب  
تو کچھ اسٹرڈ نسٹ چلے جاتے ہیں کچھ پیرا میڈیکل اسٹاف بنکا پر اہم تھا۔

جناب والا - جب ہم اپنے لیوں کی بات کرتے ہیں - اگر مرکنہ اور خوبی بیفعہ کو  
بات کریں اس ملک کو چلانے کے لئے تو میں فریبا علی سے استدعا کرہوں گا  
اور ان کے نوٹس میں یہ بات لاوٹ گا کہ وہ ایک ٹیم ڈپارٹمنٹ کریں - اسیں  
وچھپی لیں راستہ کے مسائل پیشیں - وہ ہمارے بچوں کو پڑھاتے ہیں  
وہ اس صوبے کے لوگ ہیں - باہر یہ لوٹ نہیں ہیں - اسی طرح پیرا  
میڈیکل اسٹاف والے بھی اسی صوبے کے ہیں - تو جناب والا کیا ہم تو قرع کر سکتے  
ہیں - کہ گورنمنٹ آف بلوچستان ان سے بات کرے انکو رہا کریں گے ؟ بات  
چیت ہر جناب والا ! بلوچستان کا آخری حصہ جو ہونا چاہیے - پہلے حکومت انکا  
نے اپنی سنا نے سیاست میں انکو قائم کرے انکو بات چیت پر مانسل کریں  
اس کے بعد اگر وہ دوبارہ اجیشیٹ کریں - تو آپ انہو کہہ سکتے ہیں - کہ آپ کی  
ٹیکا نہ غلط ہے اس پر بات نہیں ہو سکتی لوگوں بلوچستان کے اسکو لوں میں  
چھپیاں ہو گئی ہیں -

جناب والا ! یہ زیادتی ہرگز کراستہ یہ چھپیاں جیلوں میں گزاریے  
لہیں ذریعہ علی صاحب سے گزارش کردیں گا وہ ایک ٹیم تیار کریں جو ان سے بات  
کریں - ویسے بھی فریبی تقدیم صاحب خود ان سے اپنے تجسس، تفتش اور  
تحقیق کے ذریعے آٹھ آٹھ دس دس گھنٹے گفت و شنید کر رہے ہیں لیکن  
یہ جتنا بلدی ہو بھر جائے گا - تاہم میں ان سے معافی چاہتا ہوں - جناب اسپیکر!  
آج کا بچہ اس اسٹبلی کا پورا حصہ ہے اسٹبلی میں آنے کا اسے حق ہے اسے  
حکومت پلانے کا حق ہے اگر ہم ناٹنے سے انکی تربیت نہ کریں ۔  
انکا نیال نہ کریں تو کل ہم کیا تو قرع کریں گے - ان سے آیا وہ اسٹبلی میں کلاشن

کوف کے ساتھ بیٹھیں۔ اور فیصلہ کریں۔ جناب والا! جیسا میں نے کہا آج کا  
بچہ کل کا معمار ہے کچھ نہ کچھ لپک بھی چاہیے۔ اگر آپ بچے کوہ ماریں گے۔  
وہ اور زیادہ صندی ہرگا اگر آپ بچے پر شفقت کا ہاتھ پھیریں گے تو وہ  
انشاء اللہ بات مان جائیگا۔ ہر حال انگلش سے اگر دو دھکی کی بدلی دیں  
تو بتھر ہے اگر چہ آج کل کا دوڑھ بھی ملک پاؤڑھ ہے اور گوا لے سا جو دوڑھ  
ہے اسیں دلبے بھی پانی زیادہ ہوتا ہے۔

جناب اپنکر! آج کل دُو میاں کل اور لوکل سرینیکیس کا معاملہ چل رہا ہے۔ یہ میری  
سمجھ سے بالاتر ہے اسیں سو ستر سے لیکہ آج تک ایس سال ہو گئے ہیں  
جو پستان کو حصہ بانی اسٹیشن ملنے ہے اپنے یا کبھی تھم آج صورت ہے ٹھیک ہے  
جو حکومت کی پالیسی ہے اگرہ اس کے تحت حکومت موزوں سمجھتی ہے تو بتھر ہے  
اور نہ انداز سے کے مطابق غالباً اس وقت کے دور میں شاید اسکی ضرورت  
نہ ہو سکن گزارش ضرور کرو گا کہ خداخواستہ میں یہ نہیں کہتا کہ کوئی ان ایفسو  
ہے یا کوئی اور بات ہے، لیکن ان کو اتنا حق دی دیں یعنی ان کے نائندوں  
کو اتنا حق دی دیں کہ جو لوگوں کے نامہ میں مثلاً شہرکمیر، والڈ ممبرز علاقائی  
ٹھیک پر ہے میرلپل کیٹیز کے ممبرز ہیں۔ ضلع کوئل کے چیر میں ہیں۔ ایک پی اے  
صاحبان ہیں۔ ایک این اسے صاحبان اور سینٹیزرن صاحبان ہیں۔ کم از کم  
پیک کی بخلافی کے لئے جو قدم وہ اٹھائیں ہم پر آپ اتنا دیکھیں ہم آپ کے اعتقاد  
کو بھیں نہیں پہنچائیں گے۔ جناب والا! اگر کسی کو صحیح لوکل یا دُو میاں کل سرینیکیٹ  
السیٹر ہو اگر قہم کہ دیں گے کہ یہ صحیح السیٹر ہوا ہے اور اگر صحیح سرینیکیٹ جاری  
نہیں ہو اگر ہم کہ دیں گے کہ یہ جاری نہیں ہوا ہے لہذا ہم اس میں پیک

کے نامہوں کو ملوث کریں۔ جناب اسپیکر ملوث کے دو مطلب ہوتے ہیں۔ ایک تو ہاتھ بنا نہ کھلے اور دوسرا شرارت کے لئے۔ آپ یعنی ہاتھ بنا نے والے کھاتے ہیں ڈال دیں۔ اور ہم سے کسی شرارت کی توقع نہ رکھیں یہی صوبائی حکومت سے استدعا کرو گا کہ اس سے غلام کی بحدادی کے لئے جانکے پڑھتاں کرنے والے اور کروانے والے دلوں کی تسلی ہو گی جناب والا! کم از کم ہمیں اس چیز کا اعزاز نہ موصل ہو گا ماں کہ گزر شستہ دور میں جرنل طیار ہوئی ہیں۔ انکا ازالہ کر کے ہمیں خوشی ہو گی۔ کہ ہم نے ایمان اور راہ راست کی جانب قدم اٹھایا ہے ہم اس میں حصہ دار بنتے چاہتے ہیں۔ صوبائی حکومت میں غالباً (مدخلت)۔

جی میں ملوث نہیں تھا۔ ہم سے پہلے آپ بھی آسمبیوں میں تھے۔

جناب اسپیکر۔ پلٹے پلٹے، یہ دو چیزوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ بلوچستان کی ہماری واحد یونیورسٹھا ہے جو غالباً ۱۹۷۲ء میں قائم ہوئی تھی اسکے پہلے والی چاند پروفسر کارمینہ تھے اسکے بعد اچھے پڑھے لکھے حفاظت آتے رہے ایک رٹیا نہ ڈھو جی آئیں جسے نظر آتے رہے یعنی سول سو روپیں اور کمیں ہفتھا سے تلک رٹیہ وائے آتے رہے مگر بدستہتی سے جو کوڈار ہماری یونیورسٹھی کو ادا کرنا چاہیے تھا اس صوبے کے نئے وہ ادا نہ کر سکی، کم از کم اپنے لئے تو میں یہ کہ سکتا ہوں اگرچہ دوسروں کے لئے یہ گستاخی ہو گی رہنمای میں یہ گستاخی دوسروں کے لئے ہیں کر سکتا، ہمارے لئے یہ بات اسٹرامت ہے تھے ہم میں بھی اپنے چھ اہ کے دور میں فیل ہوا میں یہ تسلیم کرتا ہوں ہمیں توقع تھا کہ عوامی دور میں اسکا ازالہ کیا جائے گا۔ غالباً سمجھو توں اور یونیورسٹی پر دستخط ہو رہے تھے معاملہ میراث میں پہلے گا۔ تب یہ ذکر کیا گیا کہ کوئی کے ہو سکوں میں میراث کی بنیاد پر

صحیح رٹ کے سکھ جائیں گے۔ اور تعلیمی نظام دوبارہ بحال کی جائیگا۔ لہذا میں دریافتی صاحب اور وزیر تعلیم سے گزارش کروں گا۔ کہ برائے مہربانی جلدی ہو۔ کے خدکیلے اس ادارے کو دوبارہ لایں گے۔

جناب والا! میں یہ نہیں کہتا کہ میں عقل کھل جوں۔ لیکن جس رٹ کے کوچکری اور اس سے کہیں کہ انگریزی میں بات کرو۔ تو وہ بول سکتا ہے اور نہ ہی لکھ سکتا ہے وی آئی ایم دی گو اور آئی ایم دی کم دالی بات ہے۔ جناب والا! میں خود پبلک اسکول کا پڑھا ہوا ہوں مجھے تو اسکا فائدہ حاصل ہے، دراصل ماحدول کی بات ہے کیونکہ تعلیم اور حصوں میں بُتھی ہے آدمی تعلیم تو وہ ہے جو سماں ہوں میں لکھا ہے اور بخوبی ہے جبکہ باقی آدمی تعلیم گھر کا ماحدول ہوتا ہے بُتھتی ہے ہمارے یہاں طفولوں میں تعلیمی ماحدول کا نقصان ہے جب تک دونوں کا ماحدول پیدا نہیں کیا جائے سکا۔

جناب والا! تعلیم و ترتیب کا یہی حال رہے گا اس وقت تک بہ ماہول پر لڑکے گھر سے ہونگے سریاب روڈ بند رہے گا۔ یہ بڑی غیر منطقہ ہے اس لحاظ سے اسکو نہ ہوئی تو بڑی تکلیف ہوئی، جناب والا! ہمارے دن اچھے تھے اگر یہی منافقت ہوئی، اگر میں اچھا دن دیکھ رہا چھپی تعلیم حاصل کرو تو پھر کیوں ہمارے پچھے بھی اچھی تعلیم حاصل نہ کریں۔ جیسا سمجھا ہے اس طبقہ زیادتی ہوئی۔ جناب والا! یہی ترجیحت میں دیا گیا ہے۔ پیاں کچھ دفاتر حکومی کا ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ واپس ہے کچھ اور ادارے ہیں فرنٹیئر کوہ ہے یہ وہ لعقات عامہ کے محلے ہیں جن پر ہم کوئی عزمہ نہیں

عائد نہیں کر سکتے ہیں۔ ہم اس سے ممبرانہیں ہو سکتے ہیں۔ ہم ان کو سفارتی  
کام کر لے، مجید رہنی پر کر سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک مملکت کا لازمی حصہ ہیں۔ جزو ہیں۔  
اس ڈولیوپمنٹ کا کام چلانے کا اور حکومت کا نظام چلانے کا۔ میں اپنی تھوڑت  
سے یہ کہوتا ہا کہ اگر یہ معاملات ہیں۔ یہ اس بدلے سے ہے سہ بھائی طے ہو سکتے ہیں  
لازمی نہیں ہے کہ آپ اس بدلے کے خود پر آجائیں اور کہیں کہ اس کو مرکز نے  
خواہ بیا ہے اے نہ پنجاب نے خراب یا ہے فرنگر نے خراب کیا ہے یا اس  
صوبائی حکومت نے خراب کیا ہے۔ یہ ایسی بات نہیں ہے جو کام جنرل انٹری ٹ  
یعنی مفاد عامہ میں تمام صوبے کی بھلائی کے لئے ہو سکتا ہے وہ بھی کہ باہم مشروط  
سے افہام و تفہیم سے طے کیا جاستا ہے۔ مرکز کے اور صوبوں کے مابین بات  
ہو سکتی ہے۔

جناب والا! پرسن میرے ایک فائل دوست نے زرعی ٹیکس کے  
بارے میں فرمایا تھا۔ جر غالباً اب اس کو نہ میں موجود  
نہیں ہیں۔ اس بارے پہا صرف اتنی گزارش کر سکوں گا۔ کہ زرعی  
ٹیکس کے متعلق کسی نے سوچا بھی ہے؟ یہ مرکز نے اپنا ذمہ داری اپنے  
سر سے ٹھاکر صوبوں پر نکس کر دی۔ سہ اور میں پر مل کر ہر جو نہ دہ بہ۔  
اپنے پالیسی بجٹ میں دیتے ہیں۔ کیا وہ اس بارے میں واضح پالیسی نہیں بنائے کر سکتے  
تھے کیونکہ قوی اہمیت میں بھی بیشتر اس حصے متعلق رکھتے ہیں۔ یعنی جن کا متعلق زراعت ہے  
وہ خود ذمہ داری لیتے اور فیصلہ کرتے۔ انہوں نے کہا یہ صوبوں کی صوابدید پر ہے  
کہ وہ زراعت پر ٹیکس لگائیں یا نہ لگائیں کچھ دن اس کا چمہ چاہا۔  
تو جناب والا! پہلے سے جو ٹیکس لگے ہوئے ہیں۔ ان کی دیکھ بھال کو نہ کوئی کا

باقی رہا زراعت کا میکس بولگانا چاہتے ہیں؟ صرف ایک ہی طبقہ ہے جو کہ  
مہالیہ دیتا ہے۔ آ بیان دیتا ہے عشر دیتا ہے اور نہ رخچا پالیسی کے تحت آدھا  
فرٹ ملیزہ بن گر کوہ دیتا ہے وہ بجلہ کا بیل آدھا بن گر کو دیتا ہے کیا کوئی  
اور کسر باقی رہ سکی ہے کہ اس پر میکس لگایا جائے؟ اور اس بجلہ زراعت کیا  
ہے۔ اس کا ما حصل کیا ہو گا۔ اس نے میں سمجھا ہوں جہاں تک زراعت کا تعلق  
ہے نہ ہمارے وسائل ہے اور نہ ہم میکس دے سکیں گے۔ اور میں یہ کہا ہوں  
کہ آئندہ اس کے متعلق سوچا بھی نہ جائے۔

جناب والا! آخر میں بیویہ گزارش کرو بنا کر سرکاری اراضیات کے  
دارے میں کہا گیا ہےاتفاق یہ ہے کہ جس شخص کی کوئی اراضی  
نہ ہو۔ جس کو زراعت پیشہ نہ ہو۔ سب کے زیادہ وہ لوگ رہتے ہیں  
کہ سرکاری اراضی ان لوگوں کو دی جائے۔ جو اس پر مل چلا تا ہے۔ ایک  
طرف یہ دعویٰ ہے دوسری طرف ہمارا دعویٰ اسلام کا ہے۔ میاں پر بہتے ہے  
مولانا صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں۔ میرے سے بہت زیادہ پڑتے ہے کمکھے ہیں۔  
اور ہر لحاظ سے اسلام کے متعلق زیادہ جانتے ہیں۔ جو آپ کی ذاتی ملکیت  
ہے ولیسے تو ملکیت سب فدا کی ہے مگر اس نے طبیعتی بنا کر میں۔ اور جو جس  
طبیعت سے تعلق رکھتا ہے۔ تا و قتیک وہ خود اپنامرضنا سے اپنامرضنا اپنی  
ملکیت خود کسی کو نہ دے دیں۔ آپ نہ سکتے ہیں۔ اور نہ آپ چھین سکتے ہیں۔  
مگر جہاں قانون کا تعلق ہے جہاں تقسیم کا تعلق ہے اپنے مفاد کا تعلق ہے  
وہاں اسلامی نظام اٹھا کر ایک کھاتے ہیں ڈال دیتے ہیں۔ اسلام میں تو یہ  
ہے کہ آپ خدا کا گھر بھی یعنی مسجد بھی اس جگہ پر نہیں بناسکے۔ میں جب مک اسکا

مالک نہ اجازت دے دے مالک نہ میں سے اجازت نہ منگی گئی ہے۔  
 خدا کے گھر کے لئے یہ بات ہے اس سے زیادہ کوئی افریقی بن سکے گی  
 جب ایک آدمی کے پاس جتنا اراضی ہے میں تباہ ہوں کرتیں ایکمہ ہے اور  
 ہمارے ملک میں گنہ اور الاؤنس کے لئے رسول اکیٹھے ہے کیا اور رسول ایکٹھے  
 کسی اور کے حوالے کردیئے جائیں۔ جبکہ صرف اس کے پاس صرف بتیں ایکمہ ہے  
 بہر حال یہ ایک پالیسی ہے جو وہ کہنا چاہے مگر ان نے یعنی مسائل سے ایک  
 کھلکھلا پسلے پٹ قید کیا میں بھی یہی کیا گیا تھا تو میں امیر (Pandora Box)  
 رکھتا ہوں کہ اس پنڈوڑا بکس کو دوبارہ نہیں کھولا جائے گا۔ کچھ افسران  
 نے کوشش کی ہے یہ (Pandora Box) کہ کھولا جائے مگر میں موقع کرتا ہوں کہ  
 موجودہ وزیر اعلیٰ کا تعلق بھی اسی علاقے سے ہے کچھ عرصہ پسلے میں نے ازراہ  
 مذاق ان سے کہا تھا کہ نواب صاحب آپ نے تم فریب نہیں بنائے ہیں۔ اور لفیر  
 آباد سے کوئی فریب نہیں لیا ہے انہوں نے فرمایا کہ لفیر آباد سے میں خود وزیر  
 ہوں ہیں خوشی ہے۔ ٹھیک ہے ہمیں منظور ہے جتنا مجھے پتا ہے ان چیزوں  
 کا علم ان کو بھی ہو گا۔ تو میں ان سے گزارش کرہونگا کہ یہاں نے مہربانی اس  
 زیادہ بتعیری کے شوق میں اس پنڈوڑا بکس کو دوبارہ نہ کھولا جائے تو بہترے  
 اگرچہ پٹ قیدر کے لوگ اس زمانے میں ون یونٹ کی حکومت کے خلاف کھڑے  
 ہو سکتے تھے۔ اور وہ کھڑے ہو گئے۔ جتنے بامی جمعگردے تھے ختم کر دینے  
 چاہیں۔ وہ بکھٹ تھے جماں تھے۔ کھوسو تھا شیر تھا عمرانی تھے کوئی تھے خواہ کوئی  
 بھجو تھا۔ انہوں نے باہمی تازیے ختم کر دینے اور اس حکومت کے فلاں کھڑے  
 ہو گئے۔ جتنے بامی اختلافات تھے ختم کر دیئے تھے۔ انہوں نے پھر طبی اچھی

جو یز کر ان کا پانی بند کر دو میں نے کیا ماشاء اللہ ایک نیرہ یہ نے پانی بند سیا تھا  
اب آپ نے ہمارا پانی بند کر دیا ہے مگر پھر اس سے کچھ جان چھوٹی پانی  
ہمارا کھلا مگر وہاں پرس یہ نہ ہوتے دیا۔ جناب والا لینڈ رلیفارم کے سلسلے میں  
یہ گزارش کرنے پا چاہتا تھا کہ دوبارہ اس کو نہ چھیڑا ہائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں  
نے زیادہ وقت لے لیا ہے میں آپ سے اور ہاؤس کے ممبران سے اس کے لئے  
معدودت خواہ ہوں۔ بجٹ کی کچھ ٹینکیکل چیزوں ہی میں خود تو اتنا ٹینکل  
آدمی ہیں ہوں کہ میں زیادہ بار بھی میں ہمیں جاتا ہیں میں لوقت رکھتا ہوں جو میں  
نے عرض کرنا تھا۔ اس بجٹ کے سلسلہ میں ہر مرد کے بارے یعنی مرکن، صوبہ  
اپنا علاقہ بچوں کی تعلیم، ٹیکس، اکیر تقریر، پٹ فیڈر کا مسئلہ جو میں مجرمی بھلائی  
کے لئے عرض کرنا چاہتا تھا کر دیا ہے جناب اسیکہ ایں حکومتی پارٹی کو اپنی طرف  
سے ایک چھوٹا سا مشورہ دیتا چاہتا ہوں۔ کیونکہ میں بھا ایک دلماڈی ہوں۔ ان کو ضرورت  
ہو نہ ہو جہاں ایک صوبے کو چلانے کا معاملہ ہے اس بجٹ کو کامیاب کر کے تو  
کا لعلہ ہے۔ پہلے بھا ہم ٹریئری بخیز کو کہتے تھے کہ ہمیں اعتمادیں لے کر چلیں۔ اور  
کسی مدشک پیش تدری ضرور ہوئی ہے میں یہ تسلیم کرتا ہوں۔ جہاں ایک ذاتیات  
کا لعلہ ہے وہ ہر ایک کی اپنی ذاتی ایک محدودے اگر ہم سیاست کو الگ کپارٹمنٹ  
میں رکھیں گے اور ذاتیات کو الگ کپارٹمنٹ میں رکھیں گے تو ہم اپنے سیکھیں گے، ہم باہر اکھٹے کام شروع کرنا ہو گا ایک  
ساتھ چلنا ہو گا۔ پھر اس کا میا ب ہو جائیں گے۔ شکریہ۔

## جناب اسیکر۔

مولانا جان محمد صاحب -

## مولانا جان محمد۔

اعوذ بالله من الشیطۃ المرجیم : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِیْمِ هُنَّ مَدَدُ الْعَنْی عَلَی اَرْسَوْلِهِ الکَیْم  
 جناب اسپیکر ! میں وزیر خزانہ جناب عصمت اللہ کو ان کا عہدہ اور اپنے  
 پیش کرنے پر مبارک باد پیش کرہتا ہوں ۔ جس میں خسارہ کے باوجود  
 کوئی نیا ٹیکس سنیں گکا یا سیکھیا عوام پر کسی قسم کا نیا ٹیکس سنیں گکا یا سیکھیا بلکہ خسارہ کو  
 وفا قی دا جب الادا قریخے سود کو زادا کر کے پورا کیا یا لے گا ۔ اس  
 سے عوام بوجھ اٹھانے سے پچ جائیں گے ۔ اور حکومت سود ادا کرنے کی لفڑت سے  
 پچ جائے گی ۔ میں صوبائی حکومت کو اپنا مضید مشورہ دونگا ، اور ان  
 سے مطالبہ کروں گا کہ دہ اس سود کی لعنت کو صوبائی سطح پر بھی ختم کرے ۔

## صریح صابر علی بلوچ ح۔

جناب اسپیکر : مولانا صاحب کے لئے مناسب ہو گا کہ وہ بیٹھ کر تقریر کریں

## جناب اسپیکر۔

وہ جس طرح ہے تقریر کرہ سکتے ہیں ۔

## مولانا جان محمد۔

جناب والا ! تاکہ سود یعنی اور دینے میں فرق نہ ہوں میں جناب  
 سے استغفار کرتا ہوں ۔ کہ جناب اس پر حکم فرمائیں اس طرح اسلامی نظام شریعت

کے طور پر یہ ایک اہم مقدم ہا بت ہو گا۔ اس کے علاوہ اسلامی نظام تعلیم اور رجہ بیداری کی خلود پر قالون کو استوار کرنے کے لئے ایک تجسسی کامیابی قیام عمل میں لایا جائے قابل تعریف ہے اس کے علاوہ تعلیمی اداروں میں میرٹ کی بنیاد پر نظامِ رائج کرنے سے بھی فائدہ ہو گا۔ اور تعلیمی اداروں میں امن سے امن بحال ہو جائے گا۔ میں اس موقع پر فائدہ الٹھاتے ہوئے آپ کی توجہ چند صوبائی مسائل کی طرف مبذول کرنا پا ہتا ہوں۔ جیسا کہ آپ ہم معلوم ہیں اب تذہب اور کل طہارہ پر ہیں۔ اس سے بچوں کو مفتیضی ضالع ہمرا رہے ہیں اپنی حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں جو ان کے مسائل میں۔ انکو حل کریں۔ اور جو سائل و فاق سے تعلق رکھتے ہیں۔ دفاتر کو صحیح دریں اور سفارش کے ساتھ بھولیں۔

دوسرا بڑا سائنسہ بذریعوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اگرچہ یہ مسئلہ وفاقی حکومت سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن صوبائی حکومت بھی اپنا کمر دار اداکار سمجھتا ہے تاکہ ان کے پلخی سے غریب معاشرے کو سہارا مل سکے جناب والا اب میں اپنے مخصوصی مسائل کی طرف آتا ہوں۔ میرا علاقہ ہرناہی اور زیارت ہے جو سیاڑی علاقوں پر مشتمل ہے اسلئے میں یہ عرض کروں گا کہ وہاں مواصلات کے نظام کو تحریک کی ضرورت ہے مجھے اس بات سے بڑی خوشی ہے کہ اس بجٹ میں اسکے لئے ناظر خواہ رقم رکھی گئی ہے۔

ہرناہی اور زیارت کا دوسرا مسئلہ اس کٹ ڈالینگ سے منسک کی جانے سے یعنی ٹیکیفون سے اس علاقے کے بڑا راست منسلک کیا جائے۔ ہرناہی وولن مل سب سے قدیم ہے اس کے پیڑے کو بین الاقوامی معیار حاصل ہے لیکن علاقہ منصورہ بندی کی وجہ سے یہ مل بند پڑی ہے جو کہ ملک کے لئے بڑا

لقدان ہے اس کے پلانے کے لئے اقدامات کئے جائیں ہر زمانی سبڑوں کی پیداوار کے لئے بھی صوبے میں اہم مقام رکھتا ہے۔ لہذا سبڑوں کے تحفہ کے لئے بھا انتظام کیا جائے۔ ہمارا علاقہ بہ فافی علاقہ ہے جہاں چارواہ برف جمی رہتی ہے۔ لوگ اپنے حصہ کے طور پر صندھ اور جونپر کی کمبوی جملتے کیں۔ اس سے جنگلات کی قیمتی دولتے ہنانہ ہر دی ہے بلکہ جنگلات کی قدرتی خربصورتی خراب ہو جاتی ہے۔ میں مطالبہ کرتا ہوں کہ وہاں سونی کیس کا پلانٹ نسبت کیا جائے۔ اور اس کے بعد دارکٹ گین پاپ لانے کا بھی انتظام کیا جائے۔ صیاد کا آپ کو معلوم ہے کہ زیارت اور ہر زمانی کی معشت کا دار مدار زراعت پر ہے لہذا میں مطالبہ کرتا ہوں کہ زیارت کے زیر زمین پانی کو استعمال میں لانے کے لئے پورنگ کا خاص انتظام کیا جائے جناب والا زیارت میں ڈیلے ایکشن ڈیم بنائے جائیں۔ میں مطالبہ ہے کہ زیارت میں انٹر کامیع قائم کیا جائے۔ اور ہمارے دیگر سماں کے ہر زمانی اور زیارت پر متعلق ہیں۔ ان پر خاص توجہ منکرا جائے وہاں کے بچوں کے لئے گاؤں میں سکول اور علاج معابر کی سہولت مہیا کی جائے۔ بہر حال ہمارے بہت سے سماں ہیں۔ جو حل للب ہیں ایک بار پھر میں وزیر خزانہ کو مبلد کیا پیش کرتا ہوں۔

### مولوی بخاری محمد

جناب اسپیکر! وزیر مال اور وزیر خزانہ کہتے ہیں۔ مرحوم میں حفظ لیعنی خلافت کرنے والا میں علم۔ بھی جانتا ہوں آمد و خروج ہم جانتا ہوں۔

بہر حال میں دست بغا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں احساس ذمہ داری اور حفاظت کی توفیق عطا فرمائے۔ ( وَأَنْذِنْ دُعْوَى إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ )

### جناب اسپیکر -

مولوی جان محمد کی تقریر کے بعد اجلاس کی کارروائی ۲۲ مورخ ۱۹۸۹ء صبح دس بجے تک ملتی کی جاتی ہے۔  
 (اسیلی کا اجلاس دو پر بارہ بجکہ پہنچیں منٹ پر مورخ ۲۲ جون ۱۹۸۹ء  
 (ہجت شب) صبح دس بجے تک کے لئے ملتی ہو گیا)

گورنمنٹ پرمنٹ پر لیں پاکستان کو نہ ستر